محمد اسلم صدیق

مجلس التحقیق الاسلامی

جہنم

ایک خوفناک انجام

اور جہنم کی راہیں

نام کتاب	جہنم؛ ایک خوفناک انجام
تالیف	محمد اسلم صدیق
ناشر	مجلس التحقیق الاسلامی، لاہور
مطبع	اُحد پرنٹنگ پریس، لاہور
طبع اوّل	۲۰۰۵ء

جہنم

ایک خوفناک انجام
اور جہنم کی راہیں

مؤلف
محمد اسلم صدیق
رکن مجلس ہذا

فہرست مضامین

باب سوم

جہنم میں لے جانے والے گناہ

پہلی قسم: ایسے گناہ جن کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا

دوسری قسم: وہ گناہ جن کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا

باب چہارم — سلف صالحین کا جہنم سے خوف ۹۷

باب پنجم — وادئ جہنم سے بچنے کا راستہ ۱۰۶

پیش لفظ

انسان اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتے ہوئے اس بات کو بھول جاتا ہیں کہ اللہ تعالیٰ رحیم وکریم ہونے کے ساتھ سب سے بڑا عادل وانصاف کرنے والا اور اپنے وعدوں کو سب سے زیادہ پورا کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ وہ اپنے نافرمانوں اور اطاعت کرنے والوں کے مابین بھی پورا پورا انصاف کرے گا اور حسبِ وعدہ بھلائی اور برائی کے ایک ایک ذرّے کا حساب لے گا اور اس کا بدلہ عطا کرے گا۔

اعمال کی کوتاہی میں سرگرداں ہم لوگ اپنے آپ کو یہ کہہ کر تسلی دیتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر بڑا رحم دل اور مہربان ہے، اس کی صفت رحیم وغفور ہے لیکن یہ بھول جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ شدید العقاب یعنی سخت سزا دینے والا بھی ہے اور جس کی گرفت بھی بڑی سخت ہے!!

اسلامی ہدایات کے بموجب یوں تو لوگوں کو ترغیب اور خوشخبریاں ہی سنانا چاہیئے لیکن اس کے ساتھ اسلام نے ترہیب (ڈرانے) کا بھی اُسلوب اختیار

کیا ہے، چنانچہ اگلے صفحات میں جہنم کے جن اَوصاف کا تذکرہ کیا گیا ہے، ان میں سے بیشتر قرآنِ کریم سے ہی ماخوذ ہیں جس سے پتہ چلتا ہے کہ قرآن نے اپنے مبارک وپاکیزہ کلمات سے جس پاکیزہ معاشرے کو تشکیل دیا ہے، اس کی صورت گری میں بھی ترغیب کے ساتھ ترہیب کا اُسلوب موجود ہے۔

مسلمانوں میں اکثر وبیشتر لوگ اس زعم میں مبتلا ہیں کہ شرک نہ کرنے والا یا نبی کریم ﷺ سے محبت کرنے والا جنت کا حق دار ہے لیکن یہ غلط فہمی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس طرح جنت کے ہزاروں مراتب ہیں، اس طرح جہنم کے بھی کئی درجے ہیں۔ ہر انسان اپنے برے اعمال کا بدلہ پانے کے لئے جس وقت آتش جہنم کا سامنا کرے گا تو اس کو ملنے والا عذاب اس قدر دہشت ناک اور خوفناک ہوگا جس کو لمحہ بھر کے لئے بھی سوچنا انسان گوارا نہیں کرسکتا......!!

آیئے! دارِ بقا کے ان مناظر کا آج سامنا کریں جہاں دائمی زندگی ہماری منتظر ہے۔ اس عارضی امتحان گاہ کو پس پشت ڈال کر جزا وسزا اور جنت وجہنم کے نکتہ نظر سے اپنی زندگی کی تشکیل نو کریں جن کے بارے میں رسالت مآبؐ کے فرامین اور قرآنِ کریم کے اوراق بھرے پڑے ہیں۔اس مصروف زندگی میں ہم چند لمحے نکال کر اس زندگی کے بارے میں بھی سوچیں جس کا وعدہ صادق ومصدوق ﷺ نے ہمیں دیا ہے۔

یہ مختصر کتاب اس موضوع پر چند عربی کتب، مختصر پمفلٹوں اور براہِ راست قرآن مجید اور کتبِ احادیث کو سامنے رکھ کر تیار کی گئی ہے۔ اس میں احادیث کی تحقیق کے لئے محدث العصر محمد ناصر الدینؒ البانی کی تحقیق پر انحصار کیا گیا ہے اور ان کی تحقیق کی بنا پر ہی مرتب ہونے والی کتب کا حوالہ اور ترقیم دی گئی ہے۔ البتہ مسند احمد بن حنبل پر چونکہ ان کا کام موجود نہیں ہے، اس لئے اس پر حال ہی میں ۵۰ جلدوں میں طبع ہونے والے الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

اس میں یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ کوئی ضعیف حدیث اس میں جگہ نہ پائے۔ ان آیات واحادیث کی روشنی میں نہایت مختصر انداز میں جہنم اور جہنم کے راستوں کا ایک نقشہ تیار کر دیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ انسان کس طرح جہنم کے خوفناک انجام سے بچ سکتا ہے۔

پہلے یہ محدث میں طبع ہوئی، قارئین کی طرف سے پسند کی گئی اور اب بعض مفید اضافہ جات کے بعد کتاب کی صورت میں ہدیۂ قارئین کی جا رہی ہے۔

حافظ حسن مدنی

مدیر مجلس التحقیق الاسلامی

فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ
وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ
وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُوْرِ

(سورۃ آلِ عمران:١٨٥)

”کامیاب وہی ہے جو جہنم سے بچ گیا
اور جنت میں داخل کر دیا گیا
رہی دنیا تو یہ محض دھوکہ کا سامان ہے۔“

تمہید و پس منظر

'جہنم' ذلت و رسوائی کا گھر ہے، عذاب و آلام کی خوفناک وادی، نحوست وبدبختی کا ایسا ٹھکانہ کہ جس سے بڑھ کر کوئی رسوائی نہیں ہوسکتی اور کوئی خسارہ اس سے بڑھ کر نہیں ہوسکتا۔ دلدوز چیخوں کا خوفناک منظر جن کو رقم کرتے ہوئے قلم کانپتی، آنکھیں روتی ہیں اور دل پاش پاش ہونے لگتا ہے۔ یہی اللہ کے دشمنوں، باغیوں اور نافرمانوں کا ٹھکانہ ہے۔

آج جب کہ چہار سو کفر وطغیان کا طوفان بپا ہے۔ انسانیت ایک دفعہ پھر بھٹک کر ہولناک پستی کے مہیب وعمیق غار میں سر کے بل گر پڑی ہے۔ ۱۵/سو سال پہلے کا پرانا دورِ جاہلیت اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ موجود ہے۔ قوت کی تلوار ایک بدمست صلیبی ہاتھی کے ہاتھ پڑ گئی ہے، جس نے کائنات کو جہنم زار بنا دیا ہے۔ مغرب کی حیا باختہ گندی تہذیب کواڑ توڑ کر ہمارے گھروں میں داخل ہوچکی ہے۔ انسانیت لادینی افکار، اخلاقی گراوٹ وانحطاط اور حیوانی ہوس رانی کے سیلاب میں ڈوب چکی ہے۔ خانہ جنگی اور قتل وغارت کا بازار گرم ہے۔ اور رسول اللہ نے قربِ قیامت جن مصائب اور فتنوں کی پیش گوئی کی تھی وہ اندھیری رات کی طرح امت پر چھا چکے ہیں اور سمندر کی بلا خیز موجوں کی

طرح انسانیت کو اپنی لپیٹ میں لے چکے ہیں ۔کفرو جہالت اور ظلم وظلالت کے سائے مزید گہرے اور اسلام کی عظمت دلوں سے نکلتی جارہی ہے ۔مخلوقِ خدا دنیا کی لذت کوشیوں میں منہمک خدا اور دارِ آخرت کو فراموش کر کے خود فراموش بن گئی ہے۔ سرود وموسیقی کے انہماک ،خواہشاتِ نفس کی اتباع اور تعیّشات زندگی سے زیادہ سے زیادہ لطف اندوزی کو روشن خیالی اور آزادی کا نشان سمجھا جانے لگا ہے۔

فنونِ لطیفہ اور کھیلوں کے نام پر بے حیائی اور اباحیت پسندی کے کلچر کو فروغ دیا جارہا ہے۔ علما اور اسلاف کے بارے میں توہین آمیز رویہ اور اسلامی تعلیمات کے ساتھ تمسخراب فیشن بنتا جارہا ہے اور نام نہاد مذہبی طبقہ علم ودانش فروش بن چکا ہے۔

الغرض گذشتہ اقوام کو جن جرائم کی وجہ سے ذلت آمیز عذابوں سے دوچار ہونا پڑا، آج امتِ محمدیہ ان سے مکمل لتھڑ چکی ہے۔ اطاعتِ الٰہی سے انحراف، اللہ کی حدوں سے تجاوز، محارم کا ارتکاب اب عذابِ الٰہی کو دعوت دے رہا ہے۔

ان حالات میں ضروری ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ تم بھٹک کر جن راستوں پر پڑ گئے ہو، وہ دلوں تک پہنچ جانے والی، دنیا کی آگ سے ستر گنا تیز آگ کی ایسی وادی کو لے جانے والے ہیں جسے جہنم کہتے ہیں۔ شاید ہولناک جہنم کی یہ صورت گری ہمارے پتھر دلوں میں ایمان کی حرارت پیدا کرنے کا باعث بن

جائے۔ اور ہم جہنم کے راستوں سے ہٹ کر جنت کے راستوں پر گامزن ہو جائیں، کیونکہ یقیناً ایک دن آنے والا ہے، جب رب کریم عرش پر مستوی ہو گا اور ہر انسان کو اس روز رب کے سامنے جوابدہی کے دور سے گزرنا ہو گا اور اس روز سوائے اعمالِ صالحہ کے کوئی چیز اس کے کام نہیں آئے گی۔

عدی بن حاتمؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

«ما منكم من أحد إلا سيكلمه ربه، ليس بينه و بينه ترجمان فينظر أيمن منه فلايرىٰ إلا ما قدّم وينظر أشأم منه فلا يرى إلا ما قدّم وينظر بين يديه فلا يرى إلا النار تلقاء وجهه، فاتقوا النار ولو بشق تمرة» (صحیح بخاری:۷۵۱۲)

''ایک دن آنے والا ہے جب اللہ تعالیٰ ہر انسان سے بات کرے گا، اس حال میں کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہو گا۔ وہ اپنے دائیں جانب دیکھے گا تو سوائے اپنے اعمال کے اسے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی، پھر وہ اپنے بائیں جانب دیکھے گا تو بھی اسے سوائے اپنے اعمال کے کوئی اور چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا تو سامنے جہنم کی دہکتی ہوئی آگ نظر آئے گی۔ پس تم جہنم سے بچاؤ کا سامان کرو، خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہی ہو۔''

اور ایک حدیث میں یہ الفاظ ہیں:

«... ثم ليقفنَّ أحدكم بين يدى الله، ليس بينه وبينه حجاب ولاترجمان يترجم له، ثم ليقولنَّ له: ألم أُوتِك مالًا؟ فليقولن:بلى، ثم ليقولنَّ: ألم أرسل إليك رسولًا؟ فليقولنَّ: بلىٰ فينظر إلى يمينه فلا يرٰى إلا النار ثم ينظر عن شماله فلا يرٰى إلا النّار، فليتَّقين أحدكم النار فإن لم يجد فبكلمةٍ طيِّبةٍ» (صحیح بخاری:۱۴۱۳)

''پھر تم میں سے ہر ایک اپنے رب کے سامنے کھڑا ہوگا، اس حال میں کہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ اور ترجمان نہیں ہوگا جو اس کی ترجمانی کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے فرمائے گا: کیا میں نے تجھے مال نہیں دیا تھا؟ وہ جواب دے گا: ہاں کیوں نہیں۔ اللہ فرمائے گا: کیا میں نے تیری طرف رسول نہیں بھیجا تھا؟ بندہ جواب دے گا: ہاں کیوں نہیں۔ پھر وہ انسان اپنی دائیں طرف نظر اٹھائے گا تو سامنے جہنم کی آگ دیکھے گا، پھر بائیں طرف نظر اٹھائے گا تو بھی جہنم کی آگ ہی نظر آئے گی۔ تم میں ہر ایک کو چاہئے کہ وہ جہنم سے نجات کا سامان کرے، اگر کچھ نہیں ملتا تو اچھا کلمہ ہی بول دے۔''

چنانچہ ربِّ کریم نے قرآن مجید میں جا بجا گم کردہ راہ انسانیت کو جہنم کی اس

آ گ سے ڈرایا ہے،فرمایا: ﴿فَأَنْذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظّٰى﴾ (اللیل:۱۴)
''لوگو! میں تمہیں دہکتی ہوئی آ گ سے خبردار کرتا ہوں۔''

اسی طرح اللہ کے پیغمبر ﷺ نے بھی اُمت کو آ گ کے عذاب سے ڈرایا:

«أنذرتكم النار، أنذرتكم، أنذرتكم النار»

''لوگو! میں تمہیں آتش جہنم سے ڈراتا ہوں، لوگو! جہنم کی آ گ سے بچاؤ کا سامان کرلو، لوگو! میں (محمدؐ) تمہیں جہنم کی آ گ سے خبردار کرتا ہوں۔'' شدتِ خوف سے لرزتی ہوئی آپؐ کی آواز دور دور تک سنائی دے رہی تھی اور چادر مبارک کندھوں سے نیچے گر گئی تھی☆۔''

ایسے وقت میں کہ میدانِ محشر میں حشر بپا ہوگا۔ اربوں کھربوں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر موجزن ہوگا۔ سورج سوا نیزے پر اپنی پوری شدت سے انگارے برسا رہا ہوگا۔ لوگ اپنے اپنے پسینے میں غرق ہوں گے۔ محشر کے اس ہولناک منظر کو دیکھ کر آنکھیں پتھرا جائیں گی، دل اپنی جگہ چھوڑ کر منہ کو آ رہے ہوں۔ آدم کی اولاد بے ہوشی کے عالم میں رَبِّ نَفْسِيْ رَبِّ نَفْسِيْ ربا! مجھے بچالے، ہائے ربّ! مجھے بچالے، کی پکار لگا رہی ہوگی۔

﴿وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللهِ

☆ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد بن حنبل؛ ۱۸۳۹۸ 'حسن' اور امام حاکمؒ نے اپنی مستدرک میں اسے صحیح علیٰ شرط مسلم قرار دیا ہے۔

شَدِيْدٌ﴾ (الحج:۲)

''لوگ تم کو مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ نشے میں نہ ہوں گے، بلکہ اللہ کا عذاب ہی کچھ ایسا سخت ہوگا۔''

اس حالت میں جہنم کی آگ کو لایا جائے گا جو جہنمیوں کو دیکھ کر بپھری ہوئی غصہ سے دھاڑ رہی ہوگی:

«لها سبعون ألف زمام مع كل زمام سبعون ألف ملك يجرونها» (صحیح مسلم:۷۰۹۳، صحیح ترمذی:۲۰۸۲)

''وہ آگ ستر ہزار لگاموں میں جکڑی ہوگی۔ ہر لگام کو تھامنے والے ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔''

اللہ کا غضب اہل جہنم پر دیگر تمام عذابوں سے بھاری ہوگا

اہل جہنم یکے بعد دیگرے مختلف عذابوں کا مزا چکھیں گے۔ جہنم میں داخل ہونے کے بعد سب سے پہلے جس سخت ترین عذاب سے سامنا ہوگا، وہ یہ کہ اللہ اہل جہنم پر غضب ناک ہوں گے اور اُنہیں بالکل بھول جائیں گے۔

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

''روزِ قیامت جب مجرم انسان کو اللہ کی عدالت میں پیش کیا جائے گا تو اللہ عزوجل اس سے کہیں گے: اے انسان! کیا میں نے تجھے کان اور آنکھیں (فہم وبصیرت) نہیں دی تھیں؟ کیا میں نے تجھے مال واولاد ایسی نعمتوں سے

نہیں نوازا تھا؟ اے انسان! روئے ارض پر موجود حیوانات کو تیرا مطیع بنا دیا کہ تو ان پر حکمرانی کرتا تھا۔ تمام زمین کا تجھے مالک بنا دیا کہ تو اس کے سینہ کو چیر کر کاشت کاری کرتا تھا۔ بتا، کیا تجھے یقین نہ تھا کہ ایک روز ایسے ہولناک دن سے پالا پڑے گا؟ انسان کہے گا: نہیں! اللہ مجھے یقین نہ تھا۔ اللہ فرمائیں گے: جس طرح دنیا میں تو نے ہمیں فراموش کر دیا، آج ہم تجھے فراموش کرتے ہیں۔" (صحیح ترمذی: ۱۹۷۸)

قرآن اس پر مہر تصدیق ثبت کرتا ہے:

﴿فَالْيَوْمَ نَنْسٰهُمْ كَمَا نَسُوْا لِقَاءَ يَوْمِهِمْ هٰذَا وَمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ﴾ (الاعراف: ۵۱)

"آج ہم بھی انہیں اسی طرح بھلا دیں گے جس طرح وہ اس دن کی ملاقات کو بھولے رہے اور ہماری آیتوں کا انکار کرتے رہے۔"

رسوا کن استقبال

اہل جہنم کا روزِ قیامت جس رسوا کن طریقہ سے استقبال کیا جائے گا، اللہ عزوجل نے اس کا یہ نقشہ کھینچا ہے کہ انہیں نہایت ذلت آمیز طریقہ سے جہنم کی طرف دھکیلا جائے گا، وہ بھوک اور پیاس سے نڈھال ہوں گے۔ شدتِ خوف اور گھبراہٹ سے کلیجے منہ کو آ رہے ہوں گے۔ انسان کے دائیں بائیں اس کے اعمال ہوں گے اور سامنے جہنم کی آگ شعلہ زن ہوگی۔ اس وقت وہ

دارِ آخرت کو بھلا دینے والی لذت کوشیوں کو یاد کر کے کہے گا: کاش! میں آگے کیلئے کچھ کر لیتا، لیکن اسوقت سوائے حسرت وندامت کے کچھ حاصل نہ ہوگا۔

﴿وَجِاْیٓءَ یَوْمَئِذٍۭ بِجَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الإِنْسَانُ وَأَنّٰی لَهُ الذِّكْرٰی﴾ (الفجر:۲۳)

''اور جہنم اس روز سامنے لے آئی جائے گی۔ اس دن انسان کو سمجھ آ جائے گی، لیکن اس روز سمجھ کا کیا حاصل؟''

پھر انسان آتش جہنم سے بچنے کے لئے مختلف تدابیر کرے گا۔ پہلے تو وہ اپنی سیاہ کاریوں سے منکر ہو جائے گا اور جہنم کا دل دوز منظر اسے اپنے ربّ کے سامنے جھوٹ بولنے پر مجبور کر دے گا اور وہ صاف کہہ دے گا:

﴿وَاللهِ رَبِّنَا مَاكُنَّا مُشْرِكِيْنَ﴾ (الانعام:۱۴)

''اے ہمارے آقا، تیری قسم! ہم ہرگز مشرک نہ تھے۔''

لیکن یہ تدبیر بھی اُلٹی پڑ جائے گی۔ اللہ کا فرمان ہوگا:

﴿اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰی أَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا أَیْدِیْهِمْ وَتَشْهَدُ أَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ﴾ (یٰسین:۶۵)

''آج ہم ان کے منہ بند کئے دیتے ہیں۔ ان کے ہاتھ ہم سے بولیں گے اور ان کے پاؤں گواہی دیں گے کہ یہ دنیا میں کیا کمائی کرتے رہے ہیں۔''

جب یہ حربہ بھی کارگر نہ ہوگا تو مجرم انسان جہنم سے بچنے کے لئے ایک اور

تدبیر کرے گا۔ قرآن جہنمی انسان کی اس بے بسی کا دلفگار منظر اس طرح بیان کرتا ہے:

﴿ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيْهِ ۞ وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيْهِ ۞ وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِىْ تُؤْوِيْهِ۞ وَمَنْ فِي الاَرْضِ جَمِيْعًا ۞ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۞ كَلاَّ إِنَّهَا لَظٰى ۞ نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۞ تَدْعُوْا مَنْ أَدْبَرَ وَتَوَلّٰى﴾ (المعارج:۱۱ تا ۱۷)

''مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے بچنے کے لئے، اپنی اولاد کو، اپنی بیوی کو، اپنے بھائی کو، اپنے قریبی خاندان کو، جو اسے پناہ دینے والا تھا اور روئے زمین کے سب لوگوں کو فدیہ میں دے اور یہ تدبیر اسے جہنم سے نجات دلا دے۔ ہرگز نہیں! وہ بھڑکتی ہوئی آگ کی لپیٹ ہوگی جو گوشت پوست کو چاٹ جائے گی جو غصہ سے دھاڑے گی: کہاں ہیں اللہ کے باغی اور راہِ حق سے انحراف کرنے والے؟''

اس کے بعد رحمت و شفقت سے ناواقف ایسے سخت دل فرشتوں سے سامنا ہوگا جن کی خوفناک شکلیں کسی عذاب سے کم نہ ہوں گی۔ وہ لوہے کے ہتھوڑوں سے ان کا استقبال کریں گے اور پھر گھسیٹ کر انہیں جہنم میں داخل کردیں گے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا إِلٰى جَهَنَّمَ زُمَرًا حَتّٰى إِذَا جَاءُوْهَا

فُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ آيٰتِ رَبِّكُمْ وَيُنْذِرُوْنَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنْ حَقَّتْ كَلِمَةُ الْعَذَابِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ٭ قِيْلَ ادْخُلُوْا أَبْوَابَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ﴾ (الزمر:۷۱،۷۲)

''وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا تھا، وہ جہنم کی طرف گروہ در گروہ دھکیلے جائیں گے، یہاں تک کہ جب وہ وہاں پہنچیں گے تو اس کے دروازے کھولے جائیں گے اور اس کے کارندے ان سے کہیں گے: کیا تمھارے پاس تمھارے ربّ کی طرف سے رسول نہیں آئے تھے جنھوں نے تمھیں اپنے ربّ کی آیات سنائی ہوں اور تمھیں ڈرایا ہو کہ ایک دن تمھیں یہ دن بھی دیکھنا ہوگا۔ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے، لیکن عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔ کہا جائے گا: اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشگی ہے، پس سرکشوں کا ٹھکانا بہت ہی برا ہے۔''

باب اوّل

جہنم کے وحشت ناک مناظر

جہنم کے دروازے

قرآن جہنم کے سات دروازے بتلاتا ہے:

﴿وَإِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ أَجْمَعِينَ ۞ لَهَا سَبْعَةُ أَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُومٌ﴾ (الحجر:۴۳،۴۴)

''یہ جہنم (جس کی وعید پیروانِ ابلیس کے لئے کی گئی ہے) ہر دروازے کیلئے ان میں سے ایک حصہ مخصوص کردیا گیا ہے، جس سے وہ جہنم میں داخل ہوں گے۔''

اور جہنم کے یہ دروازے ان گمراہیوں اور معصیتوں کے لحاظ سے ہوں گے جن پر چل کر انسان اپنے لئے جہنم کی راہ ہموار کرتا ہے؛ کفر وشرک کا راستہ، فسق و فجور کا راستہ، دجل ومنافقت کا راستہ، الغرض جس شخص کا جو وصف زیادہ نمایاں ہوگا، اس لحاظ سے اس کے لئے ایک دروازہ مخصوص ہو گا۔ حضرت علیؓ نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

''جہنم کے دروازے یکے بعد دیگرے منزلوں کی طرح ہیں۔اوّل پہلی منزل بھرے گی، پھر دوسری، پھر تیسری حتیٰ کہ اس طرح جہنم کی ساری منزلیں بھر جائیں گی۔'' (ابن کثیر:۱۶۲/۴)

پھر جہنم کے دروازے مجرموں پر بند کردیئے جائیں گے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿كَلاَّ لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ٭ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ ٭ نَارُ اللهِ الْمُوْقَدَةُ الَّتِيْ تَطَّلِعُ عَلَى الأَفْئِدَةِ ٭ إِنَّهَا عَلَيْهِمْ مُؤْصَدَةٌ ٭ فِيْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ﴾ (الهمزة:۴تا۹)

''ہرگز نہیں (ایسے مجرموں کو) تو چکنا چور کردینے والی جگہ میں پھینک دیا جائے گا اور تمہیں کیا معلوم کہ کیا ہے وہ چکنار چور کردینے والی جگہ؟ اللہ کی آگ خوب بھڑکائی ہوئی جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ ان پر ڈھانک کر بند کردی جائے گی،اس حالت میں کہ وہ اونچے اونچے ستونوں میں گھرے ہوئے ہوں گے۔''

یعنی ''جہنم کے دروازوں کو بند کرکے ان پر لوہے کے اونچے اونچے ستون گاڑ دیئے جائیں گے۔'' (التخویف من النار ازابن رجب:ص٦٦)

جہنم کی شدید حرارت، دھوئیں کے بادل اور فلک بوس شعلے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَأَصْحٰبُ الشِّمَالِ مَا أَصْحٰبُ الشِّمَالِ٭ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ٭وَظِلٍّ مِّنْ يَّحْمُوْمٍ٭لاَّ بَارِدٍ وَّلَا كَرِيْمٍ﴾ (الواقعہ:۴۱،۴۴)

''بائیں بازو والے، بائیں بازو والوں کی بدنصیبی کا کیا پوچھنا ،وہ لُو کی لپٹ، کھولتے ہوئے پانی اور کالے دھوئیں کے سائے میں ہوں گے جو نہ ٹھنڈا ہوگا، نہ آرام دہ۔''

اللہ تعالیٰ جہنم کی شدت کا حال بیان کرتے ہیں:

اور جہنم کی وہ آگ کتنی شدید ہوگی، قرآن کی زبان میں

﴿سَأُصْلِيْهِ سَقَرَ٭لاَ تُبْقِيْ وَلاَ تَذَرَ٭لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ﴾ (المدثر:۲۹)

''عنقریب میں اسے دوزخ میں جھونک دوں گا اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ دوزخ کیا ہے؟ کوئی بھی اس کی گرفت سے بچ نہ سکے گا اور وہ کھال اُدھیڑ کر رکھ دے گی۔''

آتش جہنم ہر چیز کو کھا جائے گی، کھالوں کو جلا کر کوئلہ بنا دے گی۔ ہڈیوں اور دل کے اندر گھس جائے گی، پیٹوں میں موجود سب کچھ پگھلا کر باہر نکال دے گی۔

❁ صحیح مسلم کی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«نارکم هذه التی یوقد ابن آدم جزء من سبعین جزءًا من حر جهنم، قالوا: والله إن کانت لکافیة یارسول الله ! قال : فإنها فضّلت علیها بتسعة و ستین جزءا، کلّها مثل حرّها»

''تمہاری یہ آگ جس کو آدم کی اولاد جلاتی ہے، جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے، لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! یہی آگ کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: لوگو! وہ اس آگ سے ۶۹ حصے زیادہ ہے اور ہر حصہ تمہاری اس آگ کی طرح جلانے والا ہے۔'' (صحیح مسلم:۷۰۹۴)

جہنم میں مختلف قسم کے عذاب

* شدید سردی کا عذاب

آپ ﷺ نے فرمایا:

”دوزخ نے اپنے ربّ سے شکایت کی : یا ربّ! میرا بعض حصہ بعض کو کھا رہا ہے، مجھے سانس لینے کی اجازت دیجئے۔ اللہ نے اسے دو سانسوں کی اجازت دے دی؛ ایک موسم سرما میں اور ایک موسم گرما میں۔ گرمی کی شدت جو تم محسوس کرتے ہو، وہ اس جہنم کی سانس کی تپش ہے اور سردی کی وہ شدت جو تم محسوس کرتے ہو، وہ جہنم کی سانس کی تپش ہے۔“ (صحیح بخاری:۵۳۷)

* شدید دھواں

ایک اور عذاب جس سے دوزخی دوچار ہوں گے، وہ جہنم کا شدید دھواں ہوگا جس کی وجہ سے سانس گھٹ گھٹ جائے گا، لیکن جان نہیں نکلے گی۔ قرآن بتاتا ہے:

﴿فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۞ يَّغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيْمٌ﴾ (الدخان:۱۰،۱۱)

”اسوقت کا انتظار کرو جب جہنم کے اُفق پر دھویں کا ایک عظیم بادل چھا جائے گا جو جہنمیوں کو اپنے اندر ڈھانپ لے گا۔ یہ عذاب بڑا ہی ہولناک ہوگا۔“

* جہنم کے (اونٹ نما) انگارے، شعلے یا دھواں اور آگ کے لپکے

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ وَّ نُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ﴾

''اے کافرو! تم پر آتش جہنم کے شعلے چھوڑے جائیں گے اور پھر سخت دھواں جو تم پر انتہائی گراں اور ناقابل برداشت ہوگا۔'' (الرحمٰن:۳۵)

ابن جوزیؒ نے شواظ کی تفسیر میں تین اقوال ذکر کئے ہیں:

① جہنم کا (اونٹ نما) انگارہ ② شعلہ یا دھواں ③ آگ کا لپکا

اور نُحاس سے مراد آگ کا دھواں ہے یا وہ پگھلا ہوا تانبا جو دوزخیوں کے سروں پر اُنڈیلا جائے گا۔قرآن جہنم کے اس دھواں کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے:

﴿ اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ * لَّا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ * اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ * كَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ * وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ﴾ (المرسلات:۳۰تا۳۳)

''چلو اس سائے کی طرف جو شاخوں والا ہے، نہ ٹھنڈک پہنچانے والا اور نہ آگ کی لپیٹ سے بچانے والا۔ وہ آگ محلات جتنے بڑے بڑے انگارے پھینکے گی جو اُچھلتے ہوئے یوں لگیں گے گویا وہ زرد اونٹ ہیں، تباہی ہے اس روز جھٹلانے والوں کے لئے۔''

یہ عذاب کی وہ مختلف شکلیں ہوں گی جن سے جہنمیوں کو دوچار ہونا پڑے گا۔

جہنم کا غیض وغضب اور دھاڑنا

کائنات کا ربّ ہمیں بتاتا ہے کہ جب جہنم دوزخیوں کو دور سے اپنی طرف آتے ہوئے دیکھے گی تو غصہ سے بپھر جائے گی اور دھاڑے گی:

﴿إِذَا رَأَتْهُم مِّنْ مَّكَانٍ بَعِيدٍ سَمِعُوا لَهَا تَغَيُّظًا وَزَفِيرًا﴾ (الفرقان:۱۲)

اس کے بعد ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں لگاموں میں جکڑی جہنم کی یہ آگ دوزخیوں پر چھوڑ دی جائے گی:

﴿إِذَا أُلْقُوا فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ كُلَّمَا أُلْقِيَ فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ نَذِيرٌ﴾

''جب وہ جہنم میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی خوفناک آواز سنیں گے اور وہ جوش کھا رہی ہوگی اور شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔''

(الملک:۷،۸)

جہنم مخلوق ہے جو دیکھتی، سنتی، بولتی اور شکایت کرتی ہے!

❁ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«تخرج عنق من النار يوم القيمة لها عينان تبصران وأذنان تسمعان ولسان ينطق يقول: إني وكلت بثلاثة: بكل جبّار

عنيد وبكل من دعا مع الله إلها آخر وبالمصورين»

''روزِ قیامت آگ کے اندر سے ایک گردن اُٹھے گی جس کی دو آنکھیں ہوں گی جو دیکھ رہی ہوں گی، سننے والے دو کان ہوں گے، وہ زبان سے بول کر کہے گی: آج مجھے تین قسم کے لوگوں سے نپٹنا ہے: ہر سرکش جابر، غیر اللہ کی پرستش کرنے والا، اور تصاویر بنانے والے۔'' (صحیح ترمذی:۲۰۸۳)

اے غفلت کی نیند سونے والے! دیکھ کتنا ہولناک انجام ہے جس سے اللہ کا باغی دوچار ہوگا۔ کتنا وحشت ناک ہوگا یہ ٹھکانہ جو فاسق وفاجر کا جائے قرار ہوگا!!

اے ہوشمند! کیا اب بھی تجھے سوچ نہیں آئے گی؟ اے غفلت شعار! کیا اب بھی تو بیدار نہیں ہوگا؟ اے عقل مند! سوچ کر، اے غافل ہوش کر!!

يا غافلاً عن منايا ساقها القدر ماذا الذي بعد شيب الرأس تنتظر
عاين بقلبك إن العين غافلة عن الحقيقة واعلم أنها سقر
سوداء تزفر من غيظ أذا سعرت للظالمين فما تبقى ولا تزر
لولم يكن لك غير الموت موعظة لكان فيه عن اللذات مزدجر

''اے موت سے غافل! اب تقدیر تجھے موت کی دہلیز پر لے آئی ہے، اب بڑھاپے کے بعد کس چیز کا انتظار کر رہے ہو۔''

''اگر آنکھ حقیقت کو دیکھنے سے غافل ہے تو دل کی آنکھ وا کر کے دیکھ کہ تیرے سامنے جہنم ہے۔''

''وہ اندھیری رات سے زیادہ سیاہ ہوگی جب ظالموں کو دیکھے گی تو غصہ سے

دھاڑے گی پھر گوشت پوست سب کچھ چاٹ جائے گی اور کچھ بھی باقی نہ چھوڑے گی۔''

''اگر کوئی بھی چیز تجھے نصیحت کے لئے نہ ہوتی تو صرف موت ہی تیرے لئے عبرت اور لذت آفرینیوں سے دست کشی کے لئے کافی تھی۔''

بعض اسلاف نے 'إطباق' کا یہ معنی کیا ہے کہ اہل جہنم کے پورے جسم کو سخت تانبے کے لباس سے ڈھانپ دیا جائے گا جس کی وجہ سے ان کا سانس اندر ہی اندر گھٹ جائے گا پھر ان پر جہنم کی دھاڑتی ہوئی آگ چھوڑی جائے گی اور جہنم کے دروازے ان پر بند کردیئے جائیں اور ربّ الارباب ان پر سخت غضب ناک ہوں گے۔

جہنم کی وسعت اور گہرائی

❁ فلک بوس دیواروں کے اندر گھری ہوئی جہنم کی وسعت اور گہرائی کا اندازہ اس حدیث رسول ﷺ سے کیا جاسکتا ہے:

«إن غلظ جلد الكافر اثنان وأربعين ذراعًا وإن ضرسه مثل أُحُد وإن مجلسه من جهنم ما بين مكة والمدينة»

''جہنمی کافر کی جلد کی موٹائی ایک دیوہیکل شخص کے۴۲ ہاتھ کے برابر ہوگی اور اس کی داڑھ مثل اُحد پہاڑ کے اور جہنم میں اس کے بیٹھنے کی جگہ مکہ اور مدینہ کے فاصلہ کے برابر ہوگی۔'' (صحیح ترمذی:۲۰۸۷)

لوگو! ایک جہنمی انسان کے حدود اربعہ کا یہ حال ہے تو پھر اربوں کھربوں انسانوں کو دبوچ لینے والی جہنم کی وسعت کس قدر ہوگی؟ نیز جہنم کی گہرائی کتنی ہوگی؟

❁ صحیح مسلم کی روایت ہے:

''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے تھے۔ اچانک آپ ﷺ نے دھماکے کی آواز سنی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: صحابہ! تمہیں معلوم ہے یہ آواز کس چیز کی تھی؟ ہم نے کہا: اللہ اور اللہ کا رسولﷺ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«هذا حجر رُمِي به في النار منذ سبعين خريفًا فهو يهوي في النار الآن حتى انتهٰى إلى قعرها» (صحیح مسلم:۷۰۹۶)

''یہ اس پتھر کے گرنے کی آواز تھی جو آج سے ستر سال پہلے جہنم میں پھینکا گیا تھا اور وہ اب جہنم کی تہہ میں پہنچا ہے۔''

جہنم کی ہولناکی اور وسعت کا اندازہ کرو کہ سورج جو زمین سے ۸۰ گنا بڑا ہے اور چاند جو زمین سے ۱۴ گنا چھوٹا ہے، اس میں اللہ کی یہ دو عظیم مخلوقات دو بیلوں کی طرح ہوں گے۔ (مشکل الآثار از طحاویؒ، السلسلة الصحيحة :۱/۲۳)

تہہ در تہہ جہنم

آتش جہنم کی شدت ایک سی نہیں بلکہ اہل جہنم کے اعمال کے لحاظ سے

مختلف ہوگی۔ جتنا بڑا کوئی اللہ کا باغی ہوگا، عذاب بھی اسی قدر سخت ہوگا۔ جہنم کا سب سے ہولناک درجہ سب سے نچلا درجہ ہے جو منافقین کے لئے خاص ہوگا:

﴿إِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ فِيْ الدَّرْكِ الأَسْفَلِ مِنَ النَّارِ﴾ (النساء:۱۴۵)

''یقین جانو کہ منافق جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوں گے۔''

❁ نبی ﷺ نے ان مختلف عذابوں کی تصویر کشی ان الفاظ میں کی ہے:

«منهم من تأخذه النار إلىٰ كعبيه ومنهم تأخذه النار إلىٰ ركبتيه ومنهم من تأخذه النار إلى حجزته ومنهم من تأخذه النار إلى ترقوته» (صحیح مسلم:۷۰۹۹)

''بعض کو آگ ٹخنوں تک پہنچے گی اور بعض کو گھٹنوں تک، بعض کو مونڈھوں تک اور بعض کو ہنسلی تک پکڑے گی۔''

ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ اہل جہنم کو یہ عذاب ان بداعمالیوں اور معصیتوں کے لحاظ سے ہوگا جس پر چل کر انہوں نے اپنے لئے جہنم کی راہ ہموار کی ہوگی۔ چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ﴾

''ہر شخص کا درجہ اس کے عمل کے لحاظ سے ہے اور تمہارا ربّ لوگوں کے اعمال سے بے خبر نہیں ہے۔'' (الانعام:۱۳۲)

اور ہر شخص کو اس کے عمل کے حساب سے پورا پورا بدلہ دیا جائے گا۔ کبیرہ

گناہ کے مرتکب کو اسی حساب سے اور صغیرہ گناہ کے مرتکب کو اسی حساب سے۔عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم بیان کرتے ہیں کہ '' جنت کے درجے اوپر کو جاتے ہیں اور جہنم کی منزلیں نیچے کو جاتی ہیں۔''

جہنم کا ایندھن

اللہ تعالیٰ روزِ قیامت کفار، فجار، معبودانِ باطلہ جو اپنی پرستش پر خوش تھے اور پتھروں کو جہنم کا ایندھن بنائیں گے۔اللہ کا فرمان ہے:

﴿ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ﴾ (التحریم:۶)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچا لو، جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔''

﴿فَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ﴾ (البقرۃ:۲۴)

''لوگو! اس آگ سے ڈر جاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے اور وہ کافروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔''

اکثر مفسرین کے نزدیک آگ کا ایندھن بننے والے اس پتھر سے مراد گندھک کا پتھر ہے۔کہا جاتا ہے کہ اس میں عذاب کی پانچ خاصیات ہیں جو دیگر پتھروں میں نہیں ہیں:

① جلدی جلانا ② نہایت بدبودار ③ دھوئیں کی کثرت

④ جسموں کو جلدی چمٹ جانا ⑤ شدید حرارت

اسی طرح معبودانِ باطلہ بھی جہنم کا ایندھن بنیں گے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ أَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ ٭ لَوْكَانَ هٰؤُلَاءِ اٰلِهَةً مَّا وَرَدُوْهَا وَكُلٌّ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ﴾ (الانبیاء:۹۸،۹۹)

''تم اور وہ تمام چیزیں جن کی اللہ کو چھوڑ کر پوجا کرتے ہو، دوزخ کا ایندھن ہیں،تم سب وہاں پہنچنے والے ہو۔اگر یہ چیزیں سچ مچ کو معبود ہوتیں تو کبھی دوزخ میں نہ پہنچتیں،لیکن اب سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔''

جہنم کے طوق اور بیڑیاں

قرآنِ مجید نے مختلف مقامات پر ان طوقوں اور بیڑیوں کا ذکر بڑے دہشت انگیز انداز میں کیا ہے کہ جن میں جکڑ کر مجرموں کو حوالہ جہنم کیا جائے گا:

﴿إِنَّا أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا وَأَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا﴾ (الدہر:۴)

''کفر کرنے والوں کے لئے ہم نے زنجیریں اور طوق اور بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے۔''

﴿خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ٭ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ٭ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ﴾ (الحاقہ:۳۰ تا ۳۲)

’’(اللہ کی طرف سے فرشتوں کو حکم ہوگا) کہ اس ظالم کو پکڑو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو۔ پھر اسے ستر ستر ہاتھ لمبی زنجیروں اور بیڑیوں میں جکڑ کر جہنم میں پھینک دو۔ یہ نہ اللہ عزوجل پر ایمان لاتا تھا، نہ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔‘‘

﴿إِذِ الْأَغْلٰلُ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ فِي الْحَمِيْمِ ثُمَّ فِي النَّارِ يُسْجَرُوْنَ﴾ (الغافر:۷۱،۷۲)

’’عنقریب انہیں معلوم ہوجائے گا جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور بیڑیاں جن میں جکڑ کر انہیں کھولتے ہوئے پانی کی طرف گھسیٹ کر لے جایا جائے گا اور پھر آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔‘‘

﴿إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالاً وَّجَحِيْمًا وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا أَلِيْمًا﴾

’’ان کے لئے بھاری بیڑیاں ہیں اور بھڑکتی ہوئی آگ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب ہے۔‘‘ (المزمل:۱۲،۱۳)

ان آیات میں اللہ نے تین عذابوں کا تذکرہ کیا ہے:

الأغلٰل سے مراد وہ سنگل / زنجیریں ہیں جو دونوں ہاتھوں کو باندھنے کے بعد گردن کے ساتھ جکڑ دی جائیں گی اور أنکال سے مراد آگ کی وہ بیڑیاں ہیں جو اہل جہنم کے پاؤں میں ڈالی جائیں گی، جبکہ السلاسل؛ یہ وہ بڑے بڑے سنگل ہیں جن سے اہل جہنم کو باندھ کر چہروں کے بل گھسیٹ کر

جہنم میں پھینکا جائے گا۔

لوہے کے گرز

جہنم کا اندھیرا کہ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہ دے گا، پھر آگ کی شدت، محلات جیسے بڑے بڑے انگارے پھر جہنم کی دہشت انگیز دھاڑ، ہر طرف چیخ و پکار! جہنم کا یہ خوفناک منظر دیکھ کر وہ مجرم انسان جہنم سے باہر نکل بھاگنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارے گا اور باہر نکلنے کی کوشش کرے گا، لیکن جہنم کے فرشتے اس کے سر پر لوہے کے بڑے بڑے گرز ماریں گے، جس سے سر ریزہ ریزہ ہوجائے گا اور وہ اس مار سے جہنم کی تہہ تک چلا جائے گا۔

قرآن اس خوفناک منظر کو بیان کرتا ہے:

﴿وَلَهُمْ مَّقَامِعُ مِنْ حَدِيْدٍ كُلَّمَا أَرَادُوْا أَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا مِنْ غَمٍّ أُعِيْدُوْا فِيْهَا وَذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ﴾ (الحج:۲۱)

”اور ان کی خبر لینے کیلئے لوہے کے گرز ہوں گے۔ جب کبھی وہ گھبرا کر جہنم سے نکلنے کی کوشش کریں گے، فرشتے لوہے کے گرز مار کر واپس دھکیل دیں گے کہ چکھو اب جلنے کی سزا کا مزہ۔“

حضرت مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں کہ

”اہل جہنم کے سروں پر جب لوہے کے گرز پڑیں گے تو وہ کھولتے ہوئے پانی کے حوضوں میں نیچے ہی نیچے غرق ہوتے جائیں گے اور جہنم کی تہہ تک چلے

جائیں گے جس طرح کہ دنیا میں کوئی آدمی پانی میں غرق ہوتا ہے تو نیچے ہی نیچے چلا جاتا ہے۔'' أعاذنا الله منه

جہنم کے داروغے

یہ وہ فرشتے ہیں جو اہل جہنم کو عذاب دینے پر مامور ہوں گے۔ بڑے بڑے دیوہیکل، دہشت آمیز شکلیں جو کسی پر ترس نہیں کھائیں گے اور اللہ کے حکم سے سرموانحراف نہیں کریں گے۔ سورۃ التحریم میں اللہ فرماتے ہیں:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا قُوْا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلَائِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ اللهَ مَآ أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ﴾ (التحریم:٦)

''اے ایمان والو! بچاؤ اپنے آپ کو اور اپنے اہل عیال کو جہنم کی اس آگ سے جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ جس پر نہایت تندخو اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو کبھی اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم انہیں دیا جاتا ہے اسے بجا لاتے ہیں۔''

ایک ایک داروغہ قوت اور جسامت کے لحاظ سے پوری کائنات پر بھاری ہوگا۔ اور جہنم کے داروغوں کے سربراہ کا نام مَالك ہے جس کو نبی ﷺ نے معراج کے موقعہ پر دیکھا تھا۔

جہنم کا کھانا

قرآن وسنت میں اہل جہنم کے کھانے کی اس انداز سے تصویر کشی کی گئی ہے کہ پڑھنے والا یوں محسوس کرتا ہے گویا وہ ان زہرناک کھانوں کو اپنے سامنے دیکھ رہا ہے۔ان کے ذائقہ کی تلخی اور چبھن اسے زبان پر لگتی محسوس ہوتی ہے۔ یہ بدبودار، زہریلا اور کربناک کھانا جس کی زہر اور بدبو بدن کے انگ انگ میں پھیل جائے گی وہ انتڑیوں کو کاٹ کر رکھ دے گا۔ پیغمبر ﷺ کا یہ ارشاد پڑھ کر اہل جہنم کی کے زہرآگیں کھانے کی ہولناکی کا اندازہ بخوبی کیا جاسکتا ہے:

«لو أن قطرة من الزقوم قطرت في الدنيا لأفسدت على أهل الأرض من معايشهم فكيف بمن تكون طعامه» (صحیح ترمذی:۲۵۸۵)

''اگر جہنمی زقوم کا ایک قطرہ دارِ دنیا میں پھینک دیا جائے تو روئے ارض پر موجود ہر چیز گل سڑ جائے تو اندازہ کرو جن کا یہ کھانا ہوگا انکا کیا حال ہوگا؟''

﴿إِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ ٭ طَعَامُ الأَثِيْمِ ٭ كَالْمُهْلِ يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ٭ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ٭ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ إِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ٭ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ رَأْسِهِ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ٭ ذُقْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ﴾ (الدخان۴۳تا۴۹)

''زقوم کا درخت مجرم کا کھانا ہوگا، تیل کی تلچھٹ جیسا۔پیٹوں میں اس طرح

جوش کھائے گا جیسے کھولتا ہوا پانی جوش کھاتا ہے۔ (اللہ کی طرف سے حکم ہوگا کہ) پکڑلو اس مجرم کو اور گھسیٹتے ہوئے جہنم کے اندر لے جاؤ اور اس کے سر کے اوپر جہنم کا کھولتا ہوا پانی ڈالو۔ لو اب چکھو اس عذاب کا مزا! تو دنیا میں بڑا زبردست اور عزت دار بنتا تھا۔''

اب اس جہنمی درخت کا حال سنو کہ کتنا خوفناک، زہریلا اور صبر آزما ہوگا:

﴿أَذٰلِكَ خَيْرٌ نُّزُلاً أَمْ شَجَرَةَ الزَّقُّوْمِ ۞ إِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِيْنَ ۞ إِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيٓ أَصْلِ الْجَحِيْمِ ۞ طَلْعُهَا كَأَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ ۞ فَإِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۞ ثُمَّ إِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا مِّنْ حَمِيْمٍ ۞ ثُمَّ إِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَإِلَى الْجَحِيْمِ﴾ (الصافات:۶۲ تا ۷۰)

''بتاؤ! یہ ضیافت اچھی ہے یا زقوم کا درخت؟ ہم نے اس درخت کو ظالموں کے لئے فتنہ بنا دیا ہے۔ وہ ایک درخت ہے جو جہنم کی تہہ سے نکلتا ہے۔ اس کے شگوفے ایسے ہیں جیسے شیطانوں کے سر۔ جہنمی اسے کھائیں گے اور اس سے پیٹ بھریں گے۔ پھر اس پر پینے کے لئے اُنہیں کھولتا ہوا پانی ملے گا۔ اس کے بعد ان کی واپسی اسی آتش جہنم کی طرف ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے باپ دادا کو گمراہ پایا اور انہیں کے نقش قدم پر دوڑ چلے۔''

لیکن یہ کھانا شدت بھوک سے کفایت نہیں کرے گا اور نہ ہی جسمانی قوت کے لئے سود مند ہوگا:

﴿لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۞ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِىْ مِنْ جُوْعٍ﴾ (الغاشیہ:۶،۷)

''ایک کانٹوں والی ، بدبودار اور زہریلی گھاس کے سوا اور کوئی کھانا ان کے لئے نہ ہوگا جو نہ موٹا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔''

اس کے علاوہ ان مجرموں کا کھانا جہنمیوں کی وہ بدبودار پیپ ہوگی جو جہنم کی گرمی اور لپیٹ کی وجہ سے ان کے گوشت اور جلدوں سے بہے گی۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَلَا طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ غِسْلِيْنَ ۞ لا يَأْكُلُهُ إِلَّا الْخَاطِئُوْنَ﴾

''اور ان کا کھانا جہنمیوں کے زخموں سے بہنے والی پیپ ہوگی جس کو صرف اللہ کے یہ نافرمان کھائیں گے۔'' (الحاقہ:۳۶،۳۷)

جہنم کے مشروبات

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿لاَ يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا بَرْدًا وَّلاَ شَرَابًا۞إِلاَّ حَمِيْمًا وَّغَسَّاقًا۞ جَزَآءً وِّفَاقًا﴾ (النباء:۲۴تا۲۶)

''جہنم کے اندر کسی ٹھنڈک اور پینے کے قابل کسی چیز کا مزہ وہ نہ چکھیں گے۔ کچھ ملے گا تو بس گرم پانی اور جہنمیوں کا دھوون اور پیپ۔ یہ ان کی بداعمالیوں کا بھرپور بدلہ ہوگا!!''

لوگو! یہ ہوگا وہ کھانا جس سے جہنمی شدتِ بھوک کی آگ بجھانا چاہیں گے لیکن خاردار کھانا ان کے حلق میں پھنس جائے گا۔ آلام کی شدت سے جہنمیوں کی چیخیں نکل جائیں گی اور وہ اس کھانے کو حلق سے اُتارنے کے لئے پیاسے اونٹ کی طرح پانی کی طرف لپکیں گے اور پانی پانی کی فریاد کریں گے:

﴿وَإِنْ يَّسْتَغِيْثُوْا يُغَاثُوْا بِمَآءٍ كَالْمُهْلِ يَشْوِي الْوُجُوْهَ بِئْسَ الشَّرَابُ وَسَآءَتْ مُرْتَفَقًا﴾ (الکهف:۲۹)

''وہاں اگر وہ پانی کی فریاد کریں گے تو ایسے پانی سے ان کی تواضع کی جائے گی جو پگھلا ہوا تانبا ہوگا اور ان کا منہ بھون ڈالے گا، کتنا بدترین ہوگا یہ پینا اور کتنی بری ہوگی یہ آرام گاہ!''

اور یہ پانی اتنا شدید گرم ہوگا کہ جہنمیوں کی انتڑیاں کاٹ کر رکھ دے گا:

﴿وَسُقُوْا مَآءً حَمِيْمًا فَقَطَّعَ أَمْعَاءَهُمْ﴾ (محمد:۱۵)

''انہیں ایسا پانی پلایا جائے گا جو ان کی آنتیں کاٹ دے گا۔'' نیز فرمایا:

﴿وَاسْتَفْتَحُوْا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ مِّنْ وَّرَآئِهِ جَهَنَّمُ وَيُسْقٰى مِنْ مَّآءٍ صَدِيْدٍ يَّتَجَرَّعُهٗ وَلَا يَكَادُ يُسِيْغُهٗ﴾

''انہوں نے فیصلہ چاہا تھا (تو یوں ان کا فیصلہ ہوا) کہ ہر جابر دشمن نے منہ کی کھائی اور آگے اس کے لئے جہنم ہے، جہاں اسے کچ لہو کا سا پانی پلایا جائے گا جسے وہ زبردستی حلق سے اُتارنے کی کوشش کرے گا، لیکن مشکل سے ہی

اُتار سکے گا۔" (ابراہیم:۱۶،۱۷)

قرآن جہنمیوں کے لئے پانچ طرح کے مشروبات کا تذکرہ کیا ہے:

① **حمیم**: یہ وہ شدید گرم پانی ہوگا کہ اس کی شدت کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔

② **آن**: وہ پانی جس کی گرمی کی شدت آخری حد کو پہنچی ہوئی ہو۔

③ **غسّاق**: بدبودار پیپ جو اہل جہنم کو پینے کے لئے ملے گی۔

❁ ابوسعید خدری سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"غساق کا اگر ایک ڈول کائنات میں بہا دیا جائے تو پوری کائنات ہولناک بدبو اور سڑاند کی لپیٹ میں آجائے۔" (مستدرک حاکم:۴/۶۰۲ و صحّحه)

④ **الصدید**: اس سے مراد وہ کچ لہو ہے جو کافروں کے جسموں سے بہے گا اور پھر جہنمیوں کو پینے کے لئے دیا جائے گا۔

❁ اس کی نسبت رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

"اللہ تعالیٰ نے اپنے اوپر یہ قسم ڈال لی ہے کہ وہ دنیا میں شراب پینے والوں کی تواضع جہنمیوں کے طينة الخبال سے کرے گا۔ لوگوں نے پوچھا : یارسول اللہ ﷺ! طينة الخبال کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جہنمیوں کے جسموں سے بہنے والا بدبودار کچ لہو۔" (ترمذی:۳۶۸۰، مسند احمد:۴۸۹۸)

⑤ **المُهل**: تلچھٹ یا پگھلا ہوا تانبا

❁ ابوسعید خدریؓ سے مروی ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

''جہنمی جب اسے پینے کے لئے اپنے قریب کرے گا تو شدتِ حرارت سے اسکی چہرے کی کھال جل کر اسکے اندر گر جائے گی۔'' (مستدرک حاکم:۴/۶۰۴)

اہل جہنم کا لباس

قرآنِ کریم ہمیں بتاتا ہے کہ اہل جہنم کو آگ کا لباس پہنایا جائے گا:

﴿فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ﴾ (الحج:۱۹)

''وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، ان کیلئے آگ کے لباس کاٹے جا چکے ہیں''۔

یہ لباس زینت و تفاخر کا لباس نہیں ہوگا، بلکہ عبرت اور عذاب کا لباس ہوگا۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَتَرَى الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ مُّقَرَّنِيْنَ فِي الأَصْفَادِ * سَرَابِيْلُهُمْ مِنْ قَطِرَانٍ وَّتَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ﴾ (ابراہیم:۴۹)

''اس روز تم مجرموں کو دیکھو گے، تارکول کا لباس پہنے ہوئے ہوں گے اور آگ کے شعلے ان کے چہروں پر چھائے جا رہے ہوں گے۔''

نیز فرمایا:

﴿لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَّمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٌ﴾ (الاعراف:۴۱)

''ان کے نیچے آگ کا بچھونا ہوگا اوپر آگ کی چادر......''

لوگو! ان جہنمیوں کے حال پر غور کرو جو تارکول اور پگھلے ہوئے تانبے کے لباس میں جکڑے ہوں گے۔ ایک شاعر اس ذلت وخواری کا تذکرہ ان الفاظ

میں کرتا ہے:

لقدخاب من أولادِ آدم من سقى إلى النار مغلول القلادة أزرفا
يساق إلى نار الجحيم سربلا سرابيل قطران لباسا محرما

''آدم کی اس اولاد کی ذلت وخواری کا تصور کرو جو آگ کی زنجیروں میں جکڑی ہوئی جہنم کی طرف ہانکی جائے گی ۔ پھر اس پر بس نہیں ، بلکہ اسے تارکول کا لباس پہنا کر آتش جہنم کی طرف چلایا جائے گا جو اس کے جسم کو پگھلا کر رکھ دے گا۔''

''پھر جب جہنم کے اندر انہیں کافروں کے جسم سے بہنے والا کھولتا ہوا کچ لہو پلایا جائے گا تو اس کی گرمی سے انکا پورا جسم پھٹ کر ریزہ ریزہ ہو جائے گا۔''

جیسا کہ ہم نے ذکر کیا کہ ہر شخص کو اس کے عمل کے حساب سے بدلہ ملے گا، چنانچہ جس شخص کو جہنم کا سب سے ہلکا عذاب ہوگا، اس کے بارے میں نبی ﷺ کا بیان ہے:

«إن أهون أهل النار عذاباً من له نعلان وشراكان من نار يغلي منها دماغه كما يغلي المرجل ما يرى أن أحداً أشد منه عذاباً وإنه لأهونهم عذاباً» (صحیح مسلم:۵۱۶)

''دوزخیوں میں سے جس شخص کو سب سے کم ترین عذاب ہوگا، اسے آگ کے دو جوتے اور دو تسمے پہنائے جائیں گے۔ان کی شدتِ حرارت سے اس

کا دماغ اس طرح کھولے جس طرح تیز آگ پر دیگچی کا پانی کھولتا ہے اور وہ یہی سمجھے گا کہ مجھ سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں ہوسکتا، حالانکہ اسے سب سے کم عذاب ہورہا ہوگا۔''

❁ ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں:

«إن أهون أهل النار عذابًا يوم القيمة رجل علىٰ أخمص قدميه جمرتان يغلي منهما دماغه كما يغلي المرجل والقمقم» (متفق علیہ؛ صحیح بخاری:٦٥٦٢)

''جس شخص کو جہنم میں سب سے کم ترین عذاب ہوگا، اس کے تلوؤں کے نیچے آگ کے دو انگارے رکھے جائیں گے جس کی وجہ سے اس کا دماغ اس طرح کھولے گا جس طرح تیز آگ پر منہ بند ہنڈیا (پریشر ککر) کھولتی ہے۔''

اندازہ کرو اس شخص کے حال کا جو سب سے بڑھ کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔

باب دوم

جہنمیوں کی حالتِ زار کا منظر

دوزخیوں کو جہنم میں جسمانی اور باطنی ہر دو قسم کے عذابوں سے دوچار ہونا پڑے گا۔ حسی عذاب کی یہ صورتیں ہوں گی:

① آگ جواب لاکھوں ہزار سال جلنے کے بعد کالی سیاہ ہوچکی ہے، جہنمیوں کے چہرے بھی اسی طرح کالے سیاہ ہوجائیں گے:

﴿يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ فَأَمَّا الَّذِيْنَ اسْوَدَّتْ وُجُوْهُهُمْ أَكَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ فَذُوْقُوْا الْعَذَابَ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۱۰۶)

''اس دن کچھ لوگ سرخرو ہوں گے اور کچھ کا منہ کالا ہوگا جن کا منہ کالا ہوگا (ان سے کہا جائے گا کہ) نعمت ایمان پانے کے بعد بھی تم نے کافرانہ رویہ اختیار کیا؟ اچھا اب اس کفرانِ نعمت کے صلہ میں عذاب کا مزہ چکھو۔''

◉ ﴿وَوُجُوْهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ ۞ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۞ أُوْلٰئِكَ هُمُ الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ﴾ (عبس:۴۰تا۴۲)

''اور کچھ چہروں پر اس دن خاک اُڑ رہی ہوگی اور سیاہی چھائی ہوگی۔ یہی

کافر و فاجر لوگ ہوں گے۔''

② جہنم کی آگ دوزخیوں کے چہروں کو جھلسا کر ان کے نشان مٹا دے گی اور ان کی شکلیں بگڑ جائیں گی

﴿وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فِيْ جَهَنَّمَ خٰلِدُوْنَ ۞ تَلْفَحُ وُجُوْهَهُمُ النَّارُ وَهُمْ فِيْهَا كٰلِحُوْنَ﴾

''اس دن جن لوگوں کے اعمالِ صالحہ کا پلہ بھاری ہوگا بس وہی کامیاب ہوں گے اور جن کا پلہ ہلکا ہوا تو وہی ہیں جنہوں خود اپنے ہاتھوں سب کچھ برباد کرلیا وہ ہمیشہ جہنم میں رہنے والے ہیں۔آگ کے شعلوں کی لپیٹ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی اور ان میں منہ بگاڑے پڑے ہوں گے۔'' (المومنون:۱۰۴)

حضرت ابن عباس ؓ اور ابن مسعودؓ کالحون کی یہ تفسیر کرتے ہیں کہ ''ان کے منہ اس طرح بگڑ جائیں گے جس طرح بکرے کی سری آگ میں بھوننے سے اس کا منہ بگڑ جاتا ہے۔'' (تفسیر ابن کثیر:۲۵۹/۳ دار الفکر، بیروت)

③ چاروں طرف سے آگ میں گھرے ہوں گے

﴿لَوْ يَعْلَمُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا حِيْنَ لَا يَكُفُّوْنَ عَنْ وُّجُوْهِهِمُ النَّارَ وَلَا عَنْ ظُهُوْرِهِمْ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ﴾ (الانبیاء:۳۹)

''کاش کافر اس وقت کو جان لیں جس وقت وہ اپنے چہروں اور پیٹھوں سے آگ کی لپٹوں کو روک نہ سکیں گے اور نہ ہی اس وقت ان کا کوئی پرسانِ حال ہوگا۔''

④ ان کے چہرے اس آگ میں اس طرح اچھل کود اور تڑپ رہے ہوں گے جس طرح مچھلی گرم تیل کے کڑاہے میں تڑپتی ہے

قرآن اس ہولناک اور دل فگار منظر کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچتا ہے:

﴿يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَا أَطَعْنَا اللهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُوْلَا﴾ (الاحزاب:٦٦)

''جس روز ان کے چہرے آگ میں الٹ پلٹ کئے جائیں گے، اس وقت وہ کہیں گے کہ کاش ہم نے اللہ اور اس کے رسول ؐ کی اطاعت کی ہوتی۔''

⑤ جہنمیوں کو زنجیروں اور طوقوں میں جکڑ کر آگ میں اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا

﴿ إِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ فِيْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ ۞ يَوْمَ يُسْحَبُوْنَ فِيْ النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ ﴾ (القمر:۴۷،۴۸)

''یہ مجرم لوگ درحقیقت غلط فہمی میں مبتلا ہیں اور ان کی عقل ماری گئی ہے جس روز یہ منہ کے بل آگ میں گھسیٹے جائیں گے، اس روز ان سے کہا جائے گا کہ چکھو جہنم کی لپٹ کا مزہ۔''

﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ إِذِ الأَغْلٰلُ فِيْ أَعْنَاقِهِمْ وَالسَّلٰسِلُ يُسْحَبُوْنَ﴾ (المومن:۷۱)

''جلد ہی اُنہیں معلوم ہو جائے گا جب طوق ان کی گردنوں میں ہوں گے اور بیڑیاں (ان کے پاؤں میں) جن سے پکڑ کر وہ کھولتے ہوئے پانی کی طرف

کھینچے جائیں گے، پھر دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیے جائیں گے۔''

⑥ جہنمیوں کے بدن کی کھال گل جائے گی

قرآن کریم جہنمیوں کے عذاب کی اس شکل کا نقشہ انتہائی دردناک الفاظ میں کھینچتا ہے:

﴿ إِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِآيَاتِنَا سَوْفَ نُصْلِيْهِمْ نَارًا كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنَاهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوْا الْعَذَابَ إِنَّ اللهَ كَانَ عَزِيْزًا حَكِيْمًا﴾ (النساء:۵۶)

''جن لوگوں نے ہماری آیات کو ماننے سے انکار کردیا ،انہیں بالیقین ہم آگ میں جھونکیں گے اور جب ان کے بدن کی کھال گل جائے گی تو اس کی جگہ دوسری کھال پیدا کردیں گے، تاکہ وہ خوب عذاب کا مزہ چکھیں۔ اللہ بڑی قدرت رکھتا ہے اور اپنے فیصلوں کو عمل میں لانے کی حکمت خوب جانتا ہے۔''

⑦ آتش جہنم اہل جہنم کی انتڑیوں اور پیٹ میں موجود سب کچھ پگھلا دے گی

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿فَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا قُطِّعَتْ لَهُمْ ثِيَابٌ مِّنْ نَّارٍ يُّصَبُّ مِنْ فَوْقِ رُؤُوْسِهِمُ الْحَمِيْمُ يُصْهَرُ بِهِ مَا فِيْ بُطُوْنِهِمْ وَالْجُلُوْدُ﴾ (الحج:۱۹)

''جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی، ان کے لئے آگ کا پہناوا قطع کردیا گیا۔ ان کے سروں پر کھولتا ہوا پانی اُنڈیلا جائے گا۔ (اس کی گرمی کی شدت

سے) جو کچھ ان کے شکم میں ہے، سب پگھل کر پانی ہوجائے گا۔ ان کے جسم کے چمڑے کا بھی یہی حال ہوگا۔''

❁ صحیحین میں اُسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«يُجاء بالرجل يوم القيامة، فيُلقٰى في النار، فتندلق أقتابه فى النار، فيطحن فيها كطحن الحمار برحاه ، فيجتمع أهل النار عليه، فيقولون:أى فلان، ما شأنك، أليس كنت تأمرنا بالمعروف وتنهانا عن المنكر؟ قال :كنت آمركم بالمعروف ولا آتيه، وأنهاكم عن المنكر وآتيه» (صحیح بخاری:۳۲۶۷)

''روزِ قیامت ایک شخص کولایا جائے گا اور اُٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ آگ کی شدت سے اس کی بھنی ہوئی آنتیں پگھل کر باہر آ جائیں گی، وہ ان آنتوں کے گرد اس طرح گھومے گا جس طرح گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ اہل جہنم اس کے گرد اکٹھے ہوجائیں اور اس سے سوال کریں گے: ارے! تجھے کیا بنا، کیا تو وہ نہیں جو ہمیں نیکی کا حکم اور برائی سے منع کرتا تھا؟ وہ کہے گا: ہاں، میں ہی ہوں جو تمہیں تو نیکی کا حکم کرتا تھا، لیکن خود اس پر عمل نہ کرتا تھا اور تمہیں برائی سے روکتا تھا، جبکہ خود اس کا ارتکاب کرتا تھا۔''

عذاب کی شدت اور ذلت ورسوائی کی وجہ سے بعض جہنمیوں کی شکلیں بگڑ کر انتہائی قبیح اور خوفناک ہوجائیں گی۔ صحیح بخاری کی حدیث ہے کہ

’’ابراہیمؑ روزِ قیامت اپنے باپ آزر سے ملیں گے تو اللہ کے پاس اس کی سفارش کریں گے۔ اللہ فرمائیں گے: میں نے کافروں پر جہنم حرام کردی ہے، پھر حکم ہوگا: اے ابراہیم دیکھو! تمہارے پاؤں کے درمیان کیا ہے؟ وہ دیکھیں گے تو ان کا (باپ) بجو کی شکل میں پڑا ہوگا جسے ٹانگوں سے پکڑ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔‘‘ (صحیح بخاری؛۳۲۵۰)

⑧ اہل جہنم کی حسرت وندامت اور چیخ وپکار کا دردناک منظر

❁ جہنم کے عذاب کی شدت اتنی سخت ہوگی کہ اہل جہنم خدا سے موت اور ہلاکت کی دعا کریں گے۔ قرآن کہتا ہے:

﴿إِذَا رَأَتْهُمْ مِنْ مَّكَانٍ بَّعِيْدٍ سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ۞ وَّإِذَآ أُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ۞ لَّا تَدْعُوْا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا﴾ (الفرقان:۱۳،۱۴)

’’جہنم جب دور سے اہل جہنم کو دیکھے گی تو یہ اس کے غضب اور جوش کی آوازیں سن لیں گے اور جب یہ دست و پا بستہ اس میں ایک تنگ جگہ ٹھونسیں جائیں گے تو اپنی موت کو پکارنے لگیں گے۔ اس وقت ان سے کہا جائے گا: آج ایک نہیں، بہت سی موتوں کو پکارو۔‘‘

❁ پھر موت کو ان کے سامنے لا کر ذبح کر دیا جائے گا، اور اس طرح ان کی نجات کی یہ اُمید بھی ختم ہو جائے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إذا صار أهل الجنة إلى الجنة وأهل النار إلى النار، جيء

بالموت حتى يجعل بين الجنة والنار ثم يذبح ثم ينادي مناد: ياأهل الجنة لا موت ، يا أهل النار لا موت فيزداد أهل الجنة فرحًا إلىٰ فرحهم ويزداد أهل النار حزنا إلىٰ حزنهم»

(صحیح بخاری:۶۵۴۸)

''جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو جنت اور جہنم کے درمیان لا کر ذبح کر دیا جائے گا۔ پھر ایک منادی کرنے والا اعلان کرے گا: اے جنت والو! اب موت نہیں آئے گی اور اے جہنم والو! اب کوئی موت نہیں آئے گی۔ یہ سن کر جنتی مزید خوش ہوں گے اور اہل جہنم پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑیں گے۔''

❁ جب یہ خواہش پوری نہ ہوگی تو چیخ چیخ کر اللہ کو پکاریں گے کہ وہ اُنہیں ایک دفعہ جہنم سے نکال لے:

﴿ وَهُمْ يَصْطَرِخُوْنَ فِيْهَا رَبَّنَا أَخْرِجْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا غَيْرَ الَّذِيْ كُنَّا نَعْمَلُ ﴾ (الفاطر:۳۷)

''وہاں وہ چیخ چیخ کر کہیں گے کہ'' اے ہمارے ربّ! ہمیں یہاں سے نکال لے تاکہ ہم نیک عمل کریں، ان اعمال سے مختلف جو ہم کرتے رہے تھے۔''

لیکن یہ خواہش بھی پوری نہ ہوگی اور ربّ کی طرف سے جواب آئے گا:

﴿ قَالَ اخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ ❁ إِنَّهٗ كَانَ فَرِيْقٌ مِّنْ عِبَادِيْ

يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِينَ فَاتَّخَذْتُمُوْهُمْ سُخْرِيًّا حَتّٰى أَنْسَوْكُمْ ذِكْرِيْ وَكُنْتُمْ مِّنْهُمْ تَضْحَكُوْنَ إِنِّيْ جَزَيْتُهُمُ الْيَوْمَ بِمَا صَبَرُوْا أَنَّهُمْ هُمُ الْفَائِزُوْنَ ﴾

(المومنون: ۱۰۸ تا ۱۱۱)

''اسی جہنم میں پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ تم وہی تو ہو کہ ہمارے کچھ بندے جب کہتے تھے کہ اے پروردگار! ہم ایمان لائے ،ہمیں معاف کردے اور ہم پر رحم کر، تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے تو تم نے ان کا مذاق بنالیا اور تم یہ بھول گئے کہ میں بھی کوئی ہوں اور تم ان پر ہنستے رہے۔ آج میں نے ان کے صبر کا یہ بدلہ دیا ہے کہ وہی کامیاب ہیں۔''

❀ اس کے بعد اہل جہنم جب اپنی ذلت و بدبختی اور اہل جنت کو نعمتوں میں دیکھیں گے تو ان سے سفارش کی آرزو کریں گے۔ شدتِ پیاس سے ان سے پانی اور کھانا مانگیں گے، لیکن اُنہیں دھتکار دیا جائے گا اور یہ خواہش بھی پوری نہ ہوگی:

﴿وَنَادٰى أَصْحٰبُ النَّارِ أَصْحٰبَ الْجَنَّةِ أَنْ أَفِيْضُوْا عَلَيْنَا مِنَ الْمَآءِ أَوْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللهُ قَالُوْا إِنَّ اللهَ حَرَّمَهُمَا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ﴾

''جب جہنمی گرمی کی شدت سے پھنکے جارہے ہوں گے تو اہل جنت کو پکاریں گے کہ تھوڑا سا پانی ہم پر ڈال دو یا جو رزق اللہ نے تمہیں دیا ہے، اسی میں

سے کچھ پھینک دو تو اہل جنت جواب دیں گے کہ اللہ نے یہ دونوں چیزیں منکرین حق پر حرام کردی ہیں۔'' (الاعراف:۵۰)

❁ اس کے بعد دوزخی جہنم کے داروغوں سے درخواست گزار ہوں گے کہ وہ اللہ سے سفارش کریں کہ وہ ہمارے عذاب میں کچھ تخفیف کردے، لیکن ان کی یہ درخواست بھی نہایت حقارت آمیز طریقہ سے ٹھکرا دی جائے گی۔ قرآنِ کریم اس حقیقت کو اس طرح بیان کرتا ہے:

﴿وَقَالَ الَّذِيْنَ فِي النَّارِ لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ ادْعُوْا رَبَّكُمْ يُخَفِّفْ عَنَّا يَوْمًا مِّنَ الْعَذَابِ ۞ قَالُوْا أَوَلَمْ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰى قَالُوا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْكٰفِرِيْنَ إِلاَّ فِىْ ضَلٰلٍ﴾

''پھر دوزخ میں پڑے ہوئے یہ لوگ جہنم کے داروغوں سے درخواست کریں گے: ''اپنے ربّ سے دعا کرو کہ ہمارے عذاب میں بس ایک دن کی تخفیف کردے۔ وہ پوچھیں گے: کیا تمہارے پاس رسول بینات لے کر نہیں آئے تھے؟ وہ کہیں گے: ہاں، تو جہنم کے داروغے جواب دیں گے: ''پھر تم ہی دعا کرو اور کافروں کی دعا اِکارت ہی جانے والی ہے۔'' (الغافر:۴۹،۵۰)

❁ اس کی صورت گری ایک حدیث میں اس طرح کی گئی ہے:

''دوزخی جہنم کے داروغوں کے سردار مالک کو آواز دیں گے۔ مالک چالیس سال کے بعد جا کر انہیں یہ جواب دے گا: تم اس میں ہمیشہ رہو۔ پھر وہ اپنے

پروردگار کو پکاریں گے اور کہیں گے: اے ہمارے پروردگار! ہمیں دوزخ سے نکال لے، اگر ہم نے پھر ایسا کیا تو ظالم ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دنیا کی طرح جواب نہیں دے گا اور فرمائے گا: اسی میں ذلت کے ساتھ پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔ پھر یہ لوگ مایوس ہو جائیں گے اور زور زور سے چلائیں گے اور گدھوں کی سی آوازیں نکالیں گے۔'' (جامع ترمذی:۲۵۸۶)

❁ اس طرح رو رو کر ان کا برا حال ہو جائے گا، جس کا تذکرہ حدیث میں اس طرح کیا گیا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«إن أهل النار ليبكون حتى لو أجريت السفن فى دموعهم لجرت وإنهم ليبكون الدم، يعنى مكان الدمع»

''اہل جہنم پر رونا مسلط کیا جائے گا، وہ اتنا روئیں گے کہ ان کے آنسو ختم ہو جائیں گے۔ پھر وہ خون کے آنسو روئیں گے، یہاں تک کہ ان کے چہروں پر کھائیاں پڑ جائیں گی جو اتنی بڑی بڑی ہوں گی کہ اگر ان میں کشتیاں چھوڑی جائیں تو چلنے لگیں۔'' (السلسلة الصحيحة:۱۶۷۹ بحوالہ مستدرک حاکم)

باب سوم

جہنم میں لے جانیوالے جرائم

قرآن وسنت میں وہ گناہ واضح طور پر بیان کر دیے گئے ہیں جو انسان کے جہنم میں داخل ہونے کا باعث ہوں گے۔ یہ گناہ دو قسم کے ہیں:

❶ وہ گناہ جن کا مرتکب کبھی جہنم سے نکل نہ سکے گا

❷ وہ گناہ جن کا مرتکب جہنم میں ڈالا جائے گا لیکن آخر نکال لیا جائے گا

ایسے گناہ جن کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں رہے گا

① اللہ کے ساتھ کفر اور شرک کرنا

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ﴾

''اللہ اس بات کو کبھی معاف نہ کرے گا کہ اس کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا جائے، اس کے علاوہ جسے چاہے گا معاف کر دے گا۔'' (النساء:۴۸)

نیز فرمایا: ﴿إِنَّهُ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوٰهُ النَّارُ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ أَنْصَارٍ﴾ (المائدة:۷۲)

''جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہراتا ہے، اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانہ جہنم ہے اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں ہے۔''

عبادتِ الٰہیہ: دعا، سجدہ، طواف، ذبح اور نذر وغیرہ کو غیر اللہ کے لیے بجالانا بھی شرک ہے، بطورِ مثال ایک حدیث ذکر کرتا ہوں:

❁ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہے کہ

((دخل الجنة رجل في ذباب، ودخل النار رجل في ذباب)) قالوا: وكيف ذلك يارسول الله؟ قال: ((مر رجلان على قوم لهم صنم لايجوزه أحد حتى يقرب له شيئا، فقالوا لأحدهما: قرِّب، قال: ليس عندي شيء أقرِّبه، قالوا له: قرِّب ولو ذبابًا، فقرَّبَ ذبابًا فخلُّوا سبيله، فدخل النار وقالوا للآخر: قرِّبْ، فقال: ما كنت لأقرِّبَ لأحد شيئا دون الله عزوجل، فضربوا عنقه، فدخل الجنة))

''ایک مکھی کی وجہ سے ایک شخص جنت میں چلا گیا اور مکھی کی وجہ سے ہی ایک شخص جہنم میں چلا گیا، لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ یہ کیسے؟ آپ ؐ نے فرمایا: دو شخص ایک قوم کے پاس سے گزرے، اس قوم کا ایک بت تھا اور

کوئی چیز چڑھاوا چڑھائے بغیر کوئی شخص وہاں سے گزر نہیں سکتا تھا۔اُنہوں نے ان میں سے ایک شخص کو کہا: چلو کوئی چڑھاوا چڑھاؤ۔اس نے کہا: میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے جو میں چڑھاوا چڑھا دوں، انہوں نے کہا: نیاز تو دینا ہی پڑے گی خواہ ایک مکھی ہی دے دو، اس نے ایک مکھی بطورِ نیاز پیش کر دی، تو انہوں نے اس کا راستہ چھوڑ دیا، چنانچہ ایک مکھی کی وجہ سے وہ شخص جہنم میں چلا گیا۔ جب اُنہوں نے دوسرے شخص سے بت کے نام پر نیاز پیش کرنے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا اور کہا: میں اللہ کے علاوہ کسی کے نام پر کوئی چڑھاوا نہیں چڑھا سکتا، انہوں نے اسکی گردن اُڑا دی، تو یہ شخص جنت میں داخل ہو گیا۔'' ☆

یہ انجام ہے اس شخص کا جس نے غیر اللہ کے نام پر صرف ایک مکھی نیاز چڑھائی تھی تو بتایئے! ان لوگوں کا انجام کتنا بھیانک ہوگا جو غیر اللہ کے لئے بتوں اور قبروں پر گائیوں، اونٹ، سونا چاندی اور دیگوں کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں۔

☆ کتاب الزہد از ابن ابی عاصم: ١٦/١ بہ تحقیق عبد العلی عبد الحمید حامد

◉ شیخ علامہ عبد المحسن عباد حفظہ اللہ اس حدیث کے ضمن میں فرماتے ہیں:

''یہ حدیث سلمان فارسیؓ کی سند سے ہے، لہٰذا یہ حدیث حکماً مرفوع ہے کیونکہ اس کا تعلق ماوراء الطبعیات اور غیبی اُمور سے ہے جن میں رائے کا دخل نہیں ہے۔''

◉ علامہ صالح فوزان حفظہ اللہ نے إعانة المستفيذ میں لکھا ہے کہ

''یہ حدیث طارق بن شہاب کے طریق سے مرسل صحابی ہے اور مرسل صحابی حجت ہے۔''

② کافر اور مشرک کے مذہب کو صحیح کہنا

جو مشرکوں کو کافر قرار نہیں دیتا یا ان کے کفر میں شک کرتا ہے یا ان کے مذہب کو درست قرار دیتا ہے، وہ خود بھی کافر ہے۔

③ کسی کے فیصلوں کو قرآن و سنت کے فیصلوں سے زیادہ کامل اور راجح سمجھنا

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ کسی اور کی رہنمائی نبی ﷺ کی رہنمائی سے زیادہ کامل ہے یا کسی اور کا فیصلہ نبی ﷺ کے فیصلہ سے بہتر ہے۔ مثال کے طور پر وہ شخص طاغوت حکومتوں کے فیصلوں کو نبی ﷺ کے فیصلہ پر ترجیح دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

’’اے محمد ﷺ تیرے ربّ کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک مؤمن نہیں ہو سکتے جب تک کہ اپنے تنازعات میں تجھے فیصل نہ مان لیں، پھر آپ کے فیصلے پر اپنے دل میں کوئی خلش محسوس نہ کریں اور مکمل طور پر آپ کا فیصلہ تسلیم کر لیں۔‘‘ (النساء:٦٥)

اور فرمایا:

﴿يُرِيْدُوْنَ أَنْ يَتَحَاكَمُوْٓا إِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ أُمِرُوْٓا أَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ أَنْ يُضِلَّهُمْ ضَلٰلًاۢ بَعِيْدًا﴾ (النساء:٦٠)

’’وہ چاہتے ہیں کہ اپنے فیصلے اور مقدمات طاغوت کے پاس لے جائیں، جبکہ انہیں یہ حکم دیا گیا ہے کہ طاغوت کا انکار کریں اور شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ انہیں گمراہی کی اتھاہ گہرائی میں پھینک دے۔‘‘

④ پیغمبر کی تعلیمات سے نفرت وبغض

جو شخص پیغمبر ﷺ کی لائی ہوئی چیز سے نفرت کرتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی بنا پر کافر ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَتَعْسًا لَّهُمْ وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوْا مَا أَنْزَلَ اللهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ﴾ (محمد:۸،۹)

’’وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا، ان کے لئے ہلاکت ہے اور اللہ نے انکے اعمال کو ضائع کر دیا ہے، کیونکہ انہوں نے اس چیز کو ناپسند کیا جسے اللہ نے نازل کیا ہے۔‘‘

⑤ شریعت اور حدودِ الٰہی کا مذاق اڑانا

جو شخص دین محمدیؐ سے تمسخر کرتا ہے۔ قرآن وسنت میں بیان کردہ کسی جزا وسزا کا مذاق اُڑاتا ہے۔ ایسا شخص بھی کافر ہے، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے

﴿ قُلْ أَبِاللهِ وَاٰيَاتِهِ وَرَسُوْلِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِؤُوْنَ ۞ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيْمَانِكُمْ﴾ (التوبہ:۶۵،۶۶)

’’ان سے کہو: کیا تمہارا ہنسی مذاق اللہ، اس کی آیات اور اس کے رسولؐ کے ساتھ ہی ہونا تھا اب عذر نہ تراشو! تم نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا ہے۔‘‘

⑥ کسی پر جادو کرنا یا جادو کی تعلیم دینا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

﴿وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنْ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ وَمَا يُعَلِّمَانِ مِنْ أَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلاَ إِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلاَ تَكْفُرْ﴾ (البقرة:۱۰۲)

''سلیمان نے کبھی کفر نہیں کیا ، کفر کے مرتکب وہ شیاطین تھے جو لوگوں کو جادوگری کی تعلیم دیتے تھے ، وہ پیچھے پڑے اس چیز کے جو بابل میں دو فرشتوں ؛ ہاروت اور ماروت پر نازل کی گئی تھی ، حالانکہ وہ (فرشتے) جب بھی کسی کو اس کی تعلیم دیتے تھے تو پہلے صاف طور پر متنبہ کر دیا کرتے تھے کہ دیکھ! ہم محض ایک آزمائش ہیں تو کفر میں مبتلا نہ ہو۔''

⑦ مشرکوں سے دوستی اور مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ

﴿وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَإِنَّهٗ مِنْهُمْ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَهْدِيْ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ (المائدة:۵۱)

''اگر تم میں سے کوئی ان کو اپنا رفیق بناتا ہے تو اس کا شمار بھی انہیں میں سے ہے، یقیناً اللہ ظالموں کو اپنی رہنمائی سے محروم کر دیتا ہے۔''

⑧ **بعض لوگوں کو شریعت کی پابندی سے بالاتر قرار دینا**

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بعض لوگ اللہ کی شریعت سے بالاتر ہیں اور ان کے لیے احکامِ خداوندی سے نکلنے کی گنجائش ہے تو ایسے شخص کے کفر میں کوئی شک نہیں ہے۔

⑨ **اللہ کے دین سے مکمل انحراف کر لینا نہ اسے سیکھنا اور نہ ہی اس پر عمل کرنا**

یہ وہ اُمور ہیں جن کے ارتکاب سے آدمی کا اسلام سے تعلق منقطع ہو جاتا ہے؛ ان کا تذکرہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور دیگر علما نے کیا ہے اور شیخ ابو النجا نے اپنی کتاب الاقناع، باب حکم المرتد ۴/۲۹۷ تا ۳۰۸ میں ان اُمور کا تذکرہ کرنے کے بعد اس پر تمام مذاہب کا اجماع نقل کیا ہے۔

وہ گناہ جن کا مرتکب ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا

یہ حقیقت ہے کہ ایمان؛ توحید و رسالت کے اقرار اور اس کے تقاضوں کے مطابق عمل کا نام ہے۔ اور بلا شبہ ایمان اطاعت شریعت کے ساتھ بڑھتا اور نافرمانیوں کے ساتھ کم ہوجاتا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اہل سنت

والجماعت کا یہی عقیدہ ہے کہ محض معاصی اور کبائر کے ارتکاب سے انسان ملتِ اسلام سے خارج نہیں ہوجاتا، وہ خوارج اور معتزلہ کی طرح کبیرہ گناہ کے مرتکب کو کافر اور مخلد فی النار قرار نہیں دیتے بلکہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ اپنے جرائم کی سزا بھگت کر جہنم سے نکل آئے گا۔ ذیل میں ہم ایسے جرائم اور راستوں کا تذکرہ کریں گے جو آدمی کو جہنم کی طرف لے جانے والے ہیں اوران کے بارے میں کتاب وسنت میں یہ وعید آئی ہے۔

① بدعات وخرافات

قرآن کریم کی متعدد آیات سے علما نے اللہ کے دین میں بدعت کی مذمت وحرمت پر استدلال کیا ہے۔اسکی تفصیل الإعتصام از امام شاطبی (صفحہ۵۳) پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے، ہم صرف ایک حدیث ذکر کریں گے:

❁ رسول اللہ ﷺ نے بدعات کو جہنم کا باعث قرار دیتے ہوئے فرمایا:

«إن أفضل الهدي هدي محمد وشر الأمور محدثاتها وكل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة وكل ضلالة في النار»

''سب سے بہترین راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے اور سب سے بدترین امور دین میں خودساختہ امور ہیں، بلاشبہ (تقرب الی اللہ کے لیے) دین میں کوئی نئی چیز داخل کرنا بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی جہنم میں لے جانے والی ہے۔'' (صحیح جامع الصغیر از البانیؒ:۱۳۵۳)

نبی ﷺ پر دین مکمل ہو چکا ، لہٰذا ہر معاملہ میں آپؐ کی اتباع ضروری ہے اور صرف آپؐ کے اُسوۂ حسنہ کی اتباع ہی مسلمان کے لئے باعثِ نجات ہوگی۔

❁ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«كلّ أمتي يدخلون الجنة إلا من أبىٰ» قالوا: يارسول الله ﷺ! ومن يأبىٰ؟ قال: «من أطاعني دخل الجنة ومن عصاني فقد أبىٰ» (صحیح بخاری: ٧٢٨٠)

''میری ساری اُمت جنت میں داخل ہوجائے گی، سوائے اس شخص کے جس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا۔ لوگوں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ جنت میں جانے سے انکار کون کرے گا؟ آپؐ نے فرمایا: جس نے میری فرمانبرداری کی، وہ جنت میں داخل ہوگیا اور جس نے میری نافرمانی کی ، یقیناً اس نے جنت میں جانے سے انکار کردیا۔''

② مخالفِ سنت گمراہ فرقے

❁ رسول اللہ ﷺ صحابہ کے درمیان کھڑے ہوئے اور فرمایا:

«ألا إن من قبلكم من أهل الكتاب افترقوا على ثنتين وسبعين ملة ، وإن هذه الملة ستفترق على ثلاث وسبعين ، ثنتان وسبعون في النار ، وواحدة في الجنة وهي الجماعة»

''دیکھو! تم سے پہلے اہل کتاب ٧٢ فرقوں میں بٹے اور یہ ملت ٧٣ فرقوں میں

بٹ جائے گی، ۷۲ آگ میں اور صرف ایک جنت میں جائے گا اور وہ الجماعۃ ہے۔'' (صحیح ابوداؤد:۳۸۴۳)

۷۲ فرقوں کے جہنم میں جانے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اُمت کی اکثریت جہنم میں چلی جائے گی کیونکہ اُمت کی اکثریت عام لوگوں پر مشتمل ہے، وہ ان فرقوں میں داخل نہیں ہیں۔اس طرح اگر کسی نے کسی مسئلہ میں اہل سنت کی مخالفت کی ہے تو وہ اہل سنت مخالف فرقوں میں شمار نہیں کیا جائے گا، بلکہ ان سے وہ لوگ مراد ہیں جنہوں نے فرقہ بازی کی اور کتاب وسنت کی متعدد نصوص کو چھوڑ کر اہل سنت کے خلاف اُصول وضع کیے،جن کی بنیاد پر مستقل فرقہ کی بنیاد پڑی، جیسے خوارج،معتزلہ، روافض اور منکرین حدیث وغیرہ۔

پھر اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کہ ایک کے علاوہ یہ سب فرقے ہمیشہ جہنم میں رہیں گے، بلکہ وہ فرقے جنہوں نے بڑے بڑے مسائل میں اہل سنت کی مخالفت تو کی،لیکن وہ مخالفت کفر تک نہیں پہنچتی تو یہ گمراہ لوگ اللہ کی مشیت کے تحت داخل ہیں۔ اگر اللہ چاہے گا تو ان کو عذاب دے گا، چاہے گا تو معاف کر دے گا۔اور ممکن ہے کہ ان کے نیک اعمال بھی ہوں جو جہنم سے ان کی نجات کا باعث بن جائیں۔

③ صحابہ کرامؓ پر طعن کرنا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ إِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ﴾

''اللہ تعالیٰ مؤمنین سے خوش ہو گیا جب وہ درخت کے نیچے تم سے بیعت کر رہے تھے۔'' (الفتح:۱۸)

❀ رسول اللہ نے فرمایا:

«لا تسبوا أصحابي فو الذي نفس محمد بيده لو أنفق أحدكم مثل أحد ذهبًا ما بلغ مدَّ أحدهم ولا نصيفه»

''میرے صحابہ کو گالیاں نہ دینا، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے اگر تم میں سے کوئی 'اُحد' پہاڑ جتنا بھی سونا اللہ کی راہ میں خرچ کر دے تو کسی صحابی کے خرچ کردہ ایک مد، بلکہ آدھے مد کے برابر بھی نہیں ہوسکتا۔'' (صحیح بخاری؛۳۶۷۳)

ان نصوص سے یہ واضح ہوتا ہے کہ صحابہؓ کو برا کہنا اور ان پر طعن کرنا حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ کسی عام مسلمان پر طعن کرنا اور اسے گالی دینا منافقت کی علامت ہے تو پھر ان پاکباز ہستیوں کے خلاف زبان طعن دراز کرنا کتنا بڑا جرم ہو گا؟!!

④ لوگوں کے درمیان علم کے بغیر یا ظلم کے ساتھ یا تعلقات کی بنا پر فیصلہ کرنا

❀ فرمانِ نبویؐ ہے:

«القضاة ثلاثة ؛ واحد في الجنة واثنان في النار، فأما الذي فى الجنة فرجل عرف الحق فقضى به ورجل عرف الحق فجار في الحكم فهو فى النار ورجل قضى للناس على جهل فهو في النار» (صحیح سنن ابو داود:۳۰۵۱)

''قاضی تین طرح (قسم) کے ہیں۔ ایک جنت میں جائے گا اور دو جہنم میں جائیں گے: جنت میں وہ قاضی جائے گا جس نے حق کو پہچان کر فیصلہ کیا ہوگا۔ اور جس نے حق کو جاننے کے باوجود فیصلہ کرنے میں ظلم کیا، وہ جہنم میں جائے گا اور جس نے بغیر علم اور جہالت کے ساتھ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا، وہ بھی آگ میں جائے گا۔''

⑤ نبیؐ کی طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرنا

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لا تَكْذِبوا عليّ فإنه من كَذَبَ عليّ فَلْيَلِجِ النّار» (بخاری:۱۰۶)

''مجھ پر جھوٹ نہ باندھو۔ جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا، اسے چاہیے کہ جہنم میں داخل ہو جائے۔''

«من يقل علي مالم أقل فليتبوأ مقعده من النار» (بخاری:۱۰۹)

''جو شخص میری طرف کوئی ایسی بات منسوب کرتا ہے جو میں نے نہیں کہی، اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔''

⑥ بغیر علم کے فتویٰ دینا

اس دور میں اجتہاد کی ارزانیوں نے ہر جاہل اور قرآن وسنت سے نابلد شخص کو شرعی مسائل میں فتویٰ بازی پر جسور کر دیا ہے۔ آج کل جو لوگ اُمورِ شریعت میں غور وخوض اور بحث وتحقیق میں کود پڑے ہیں، ان کی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو اگرچہ زبان کی روانی، عبارت کی شستگی اور اُسلوب کی عمدگی سے بہرہ ور ہے، لیکن شریعت کے صحیح علم اور دلائل صحیحہ سے بالکل بیگانہ ہیں، یہ لوگ اجتہاد کے نام پر دین میں الحاد اور تشریع جدید کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ علم کے بغیر فتویٰ دینے کی حرمت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

﴿وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَا تَصِفُ اَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هٰذَا حَلَالٌ وَّهٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوْا عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ إِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ﴾ (النحل:١١٦)

''اور (دیکھو) ایسا نہ ہو کہ تمہاری زبانوں پر جو جھوٹی بات آ جائے، اسے بے دھڑک نکال دیا کرو اور اپنے جی سے ٹھہرا کر حکم لگا دو کہ یہ چیز حلال ہے اور یہ حرام ہے۔ اس طرح حکم لگانا اللہ تعالیٰ پر افترا پردازی کرنا ہے اور یاد رکھو، جو لوگ اللہ پر افترا پردازیاں کرتے ہیں وہ کبھی فلاح پانے والے نہیں۔''

امام ابن قیم رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

''جو شخص اہل نہ ہونے کے باوجود مفتی بن بیٹھے، وہ گناہگار اور نافرمان ہے

اور جو حکمران ایسے شخص کو منصبِ افتا پر فائز کرتا ہے، وہ بھی گناہ میں برابر کا شریک ہے۔“ (أعلام الموقعین:۴/۳۱۷)

⑦دین کا علم دنیا کمانے کے لئے حاصل کرنا

❀ رسول اللہ نے فرمایا:

«من تعلم علمًا مما يبتغى به وجه الله تعالى، لا يتعلمه إلا ليصيب به عرضًا من الدنيا لم يجد عرف الجنة يو م القيامة يعني ريحها» (صحیح ابوداؤد:۳۱۱۲)

”وہ علم جس سے رضائے الٰہی کی جستجو کی جاتی ہے، جو شخص اس علم کو محض اس مقصد کے لئے حاصل کرتا ہے کہ اس سے مال ودولت کمائے، اسے روزِ قیامت جنت کی خوشبو بھی نصیب نہیں ہوگی۔“

⑧ اللہ کو ناراض کرنے والا کوئی کلمہ

❀ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«إن العبد ليتكلم بالكلمة من رضوان الله لا يلقي لها بالاً يرفع الله بها درجات، و إن العبد ليتكلم بالكلمة من سخط الله لا يلقي لها بالاً يهوي بها في جهنم» (صحیح بخاری:۶۴۷۸)

”ایک شخص اللہ کو خوش کرنے والی کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے جسے وہ قابل اہمیت نہیں سمجھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے درجات بلند کر دیتا ہے اور ایک

بندہ بے دھیانی میں اللہ کو ناراض کرنے والا کوئی ایسا کلمہ کہہ دیتا ہے جس کی وہ کوئی پرواہ نہیں کرتا، لیکن وہی ایک کلمہ اس کیلئے جہنم کا باعث بن جاتا ہے۔''

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((إن العبد ليتكلم بالكلمة ما يتبين فيها، يزِلُّ بها إلىٰ النار أبعد مما بين المشرق والمغرب)) (متفق علیہ، بخاری: ۶۴۷۷)

''بندہ ایک بات کرتا ہے اور یہ نہیں دیکھتا کہ آیا یہ بات اس کے حق میں بہتر ہے یا نہیں؟ وہ اس بات کی وجہ سے مشرق ومغرب کی درمیانی مسافت سے بھی زیادہ جہنم کی طرف گر جاتا ہے۔''

امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ اس سے مراد کسی پر زنا کی تہمت لگانا یا کوئی ایسی بات کرنا جو کسی مسلمان کی تکلیف اور نقصان پر منتج ہو اور اس حدیث سے مقصود حفاظتِ زبان کی ترغیب ہے۔ اور بعض محدثینؒ نے کہا ہے کہ اس سے مراد وہ کلمہ ہے جو آدمی کسی بادشاہ کے ظلم کی حمایت میں کہتا ہے۔

⑨ بے نماز ہونا

❁ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿مَا سَلَكَكُمْ فِي سَقَرٍ قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَائِضِيْنَ﴾

''(اہل جنت مجرموں سے پوچھیں گے:) تمہیں کیا چیز جہنم میں لے گئی؟ وہ

کہیں گے: ہم نماز نہیں پڑھتے تھے اور مسکین کو کھانا نہیں کھلاتے تھے اور حق کے خلاف باتیں بنانے والوں کے ساتھ ہم بھی باتیں بنانے لگتے تھے اور روزِ جزا کو جھوٹ قرار دیتے تھے۔“

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«بين الرجل و بين الشرك والكفر: ترك الصلوة» (مسلم؛۲۴۳)

”مسلمان اور کفر وشرک کے درمیان فرق نماز ہے۔“

❁ «العهد الذي بيننا وبينهم الصلوٰة فمن تركها فقد كفر»

”ہمارے اور کافروں کے درمیان نماز کا فرق ہے، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے کفر کیا۔“ (صحیح ترمذی؛۲۱۱۳)

❁ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ سے روایت ہے کہ

نبی ﷺ نے ایک روز نماز کا ذکر کیا اور فرمایا:

«من حافظ عليها كانت له نوراً وبرهاناً ونجاةً يوم القيامة، ومن لم يحافظ عليها، لم يكن له نور ولا برهان ولانجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وأبى بن خلف»☆

”جس نے نماز کی پابندی کی، روزِ قیامت اس کے سامنے ایک روشنی ہوگی اور برہان ہوگی اور جہنم سے آزادی کا پروانہ ملے گا۔ اور جس نے اس کی پابندی

☆ الموسوعة الحديثية مسند الإمام أحمد؛٦٥٧٦ 'حسن'

امام ہیثمیؒ نے اس حدیث کے رجال کو ثقہ قرار دیا ہے۔

نہ کی وہ روشنی و برہان سے محروم کر دیا جائے گا اور جہنم اس کا ٹھکانہ بنے گی اور روز قیامت وہ قارون، فرعون، ہامان اور اُبی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔''

⑩ جان بوجھ کر عصر کی نماز ضائع کرنا

❁ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«الذی تفوته صلاة العصر كأنما وتر أهله وماله »

''جس شخص کی نماز عصر قضا ہوگئی ، گویا اس کے اہل وعیال اور مال سب کچھ تباہ وبرباد ہوگیا۔'' (صحیح بخاری:۵۵۲)

⑪ زکوٰۃ نہ دینا

❁ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلاَ يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيْمٍ ۞ يَوْمَ يُحْمٰى فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لأَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ﴾ (التوبہ:۳۴،۳۵)

''دردناک سزا کی خوشخبری سنا دو ان کو جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور انہیں خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ۔ ایک دن آئے گا کہ اسی سونے چاندی پر جہنم کی آگ دہکائی جائے گی اور پھر اس سے ان لوگوں کی پیشانیوں پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغا جائے گا۔ یہ ہے وہ خزانہ جو تم نے اپنے لئے جمع کیا

تھا۔لو اب اپنی سمیٹی ہوئی دولت کا مزہ چکھو۔“

⑫ سود کھانا

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَاْكُلُوْا الرِّبٰوا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَةً وَّاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ﴾ (آلِ عمران:۱۳۰)

”اے لوگو جو ایمان لائے ہو! یہ بڑھتا اور چڑھتا سود کھانا چھوڑ دو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ فلاح پاؤ گے۔“

❀ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

«لعن الله آكل الربوا وموكله وشاهديه وكاتبه» (مسند احمد:۳۷۱۷)

”اللہ تعالیٰ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، گواہان اور اس معاملہ کو لکھنے والے پر لعنت فرمائی ہے۔“

❀ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا (اور پیغمبرؑ کا خواب وحی ہوتا ہے) کہ دو فرشتے آئے اور مجھے اُٹھا کر اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔راستہ میں دیکھا کہ خون کی ایک نہر بہہ رہی ہے اور ایک آدمی اس کے درمیان کھڑا ہے۔اور ایک دوسرا شخص نہر کے کنارے پر پتھر لئے کھڑا ہے، جونہی یہ نہر کے اندر والا آدمی باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو کنارہ پر کھڑا شخص زور سے وہ پتھر اس کے منہ میں دے مارتا ہے اور اسے اس کی جگہ پر دھکیل دیتا ہے، چنانچہ جب وہ نہر سے باہر نکلنے کی کوشش کرتا ہے تو کنارہ والا شخص اس کے منہ میں

پتھر مار کر اسے واپس پھینک دینا ہے۔ آپ ﷺ نے جب اس کے متعلق دریافت کیا تو فرشتوں نے بتایا کہ

''یہ وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے ہیں (گویا غریبوں کا خون پیتے ہیں)۔''

(صحیح بخاری:١٣٨٦)

⑬ باطل اور ناجائز طریقہ سے دوسروں کا مال کھانا

❀ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لاَ تَأْكُلُوْا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلاَّ أَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ وَلاَ تَقْتُلُوْا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۞ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ عُدْوَانًا وَّظُلْمًا فَسَوْفَ نُصْلِيْهِ نَارًا وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللهِ يَسِيْرًا﴾ (النساء:٢٩)

''اے لوگو! جو ایمان لائے ہو! آپس میں ایک دوسرے کے مال باطل طریقوں سے نہ کھاؤ، لین دین ہونا چاہئے آپس کی رضا مندی سے اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو۔ یقین مانو کہ اللہ تمہارے اوپر مہربان ہے۔ جو شخص ظلم وزیادتی کے ساتھ ایسا کرے گا، اس کو ہم ضرور آگ میں جھونکیں گے اور یہ اللہ کے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔''

⑭ یتیموں کا ناحق مال کھانا

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَأْكُلُوْنَ أَمْوَالَ الْيَتٰمٰى ظُلْمًا إِنَّمَا يَأْكُلُوْنَ فِي بُطُوْنِهِمْ نَارًا وَسَيَصْلَوْنَ سَعِيْرًا﴾ (النساء:١٠)

''جو لوگ ظلم کے ساتھ یتیموں کا مال کھاتے ہیں، گویا وہ اپنے پیٹوں میں جہنم کی آگ بھر رہے ہیں اور وہ جہنم کی بھڑکتی ہوئی آگ میں جھونکے جائیں گے۔''

⑮ رشوت لینا

❁ فرمانِ رسول ﷺ ہے:

«لعن الله الراشي والمرتشي في الحكم» (صحیح ترمذی:١٠٧٣)

''اللہ تعالیٰ نے کسی مقدمہ کے فیصلہ میں رشوت لینے اور دینے والے پر لعنت فرمائی ہے۔''

⑯ لوگوں کے ساتھ خیر خواہی کی بجائے دھوکہ دہی کا معاملہ کرنا

❁ چنانچہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«ما من عبد يسترعيه الله على رعيّة يموت يوم يموت وهو غاش لرعيته إلا حرم الله عليه الجنة» (صحیح بخاری:٧١٥١)

''وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے کسی کا نگران بنایا اور وہ اس حال میں مرا کہ اپنی رعایا کے ساتھ خیر خواہی کی بجائے دھوکہ کرتا تھا تو اللہ نے ایسے شخص پر جنت حرام کردی ہے۔''

⑰ کھانے پینے میں سونے اور چاندی کے برتن استعمال کرنا

❁ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«إن الذي يأكل أويشرب في آنية الذهب والفضة إنما يجرجر فى بطنه نار جهنم» (صحیح بخاری:۵۶۳۴)

''وہ شخص جو سونے اور چاندی کے برتنوں میں کھاتا پیتا ہے، وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ بھر رہا ہے۔''

⑱ حرام خوری

❁ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«كل جسد نبت من سحت فالنار أولىٰ به» (صحیح الجامع الصغیر:۴۵۱۹)

''ہر وہ جسم جو مالِ حرام سے پلا ہوگا، جہنم اس کے لئے زیادہ مناسب ہے۔''

⑲ جھوٹی قسم اُٹھانا، احسان جتلانا اور تہبند کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا

❁ حارث بن مالک بیان کرتے ہیں کہ میں نے حج کے موقع پر دو جمروں کے درمیان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

«من اقتطع مال امرئ مسلم بيمين كاذبة لقي الله وهو عليه غضبان» (صحیح بخاری:۷۴۴۵)

''جس نے جھوٹی قسم کے ذریعہ اپنے مسلمان بھائی کا مال غصب کیا، وہ اس حال میں اللہ تعالیٰ سے ملے گا کہ وہ اس پر سخت ناراض ہوگا۔''

❁ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«ثلاثة لايكلمهم الله يوم القيمة ولا ينظر إليهم ولا يزكيهم ولهم عذاب أليم» روزِ قیامت تین آدمیوں سے اللہ نہ ہم کلام ہوگا، نہ ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا۔''

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ ان کلمات کو دہرایا تو ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا: تباہ و برباد ہوگئے یہ لوگ، اے اللہ کے رسول یہ نامراد لوگ کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

«المسبل والمنّان [الذي لايؤتى شيئًا إلا مَنَّه] والمُنفق سلعته بالحلف الكاذب» (صحیح مسلم:289)

''اپنی چادر ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، کوئی چیز دے کر احسان جتلانے والا اور جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔''

❁ اور ایک روایت میں الفاظ ہیں:

«شيخ زان، وملك كذّاب وعائل مستكبر»

''وہ بوڑھا شخص جو زنا کرتا ہے اور وہ حکمران جو جھوٹ بولتا ہے اور وہ شخص جو تنگ دست ہونے کے باوجود تکبر کرتا ہے۔''

⑳ شراب نوشی

❁ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«لا يدخل الجنة منّان ولا عاق ولا مُدمِن خمر»

''احسان جتلانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی جنت میں داخل نہ ہوں گے۔'' (صحیح سنن نسائی:۵۲۴۱)

㉑ والدین کی نافرمانی

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَاعْبُدُوْا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا﴾

''اور اللہ کی عبادت کرو اور کسی چیز کو اس کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ اور والدین کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ۔'' (النساء:۳۶)

❀ اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«رغم أنف ، ثم رغم أنف ، ثم رغم أنف» قيل من يا رسول الله؟ قال «من أدرك أبويه عند الكبر أحدهما أوكليهما ، فلم يدخل الجنة » (صحیح مسلم:۶۴۵۷)

''برباد ہوا وہ شخص، ذلیل ورسوا ہوا وہ شخص!'' کسی نے کہا: کون؟ اے اللہ کے رسول ﷺ! آپؐ نے فرمایا: ''جس نے اپنے والدین کو بڑھاپے کی حالت میں پایا، دونوں کو یا ان میں سے ایک کو، پھر بھی وہ جنت میں داخل نہ ہو سکا۔''

اور رغم أنف ذلت ورسوائی سے کنایہ ہے، گویا اس کی عزت خاک میں مل گئی!! ......اور فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَمَنْ يُّهِنِ اللهُ فَمَالَهٗ مِنْ مُّكْرِمٍ﴾ (الحج:۱۸)

''جس کو اللہ رسوا کرے پھر کوئی اس کو عزت نہیں دے سکتا۔''

⑫ چغل خوری

❁ فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے:

«لا يدخل الجنة نمّام» (صحیح مسلم:۲۸۶)

''چغل خور جنت میں داخل نہیں ہو سکے گا۔''

⑬ عفت مآب مومن عورتوں پر زنا کی تہمت لگانا

فرمانِ الٰہی ہے کہ

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ﴾ (النور:۲۳)

''جو لوگ پاک دامن بے خبر مؤمن عورتوں پر تہمت لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔''

⑭ جھوٹ، خصوصاً ایسا جھوٹ جو کائنات میں پھیل جائے

❁ رسالت مآب ﷺ کا فرمان ہے کہ

«وإن الكذب يهدي إلى الفجور وإن الفجور يهدي إلى النار وإن الرجل ليكذب حتّٰى يكتب عند الله كذابًا»

(صحیح بخاری:۶۰۹۴)

''بلا شبہ جھوٹ فسق و فجور کی طرف لے جانے والا ہے اور فسق و فجور جہنم کی

طرف لے جانے والا ہے۔ایک آدمی جھوٹ بولتا ہے اور ہمیشہ جھوٹ کی جستجو میں لگا رہتا ہے، حتیٰ کہ وہ اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔''

❀ رسول اللہ ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا (اور پیغمبر کا خواب وحی ہوتا ہے) کہ دو فرشتے آئے اور مجھے اٹھا کر اپنے ساتھ چلنے کے لئے کہا۔راستہ میں دیکھا کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور ایک دوسرا شخص لوہے کا ایک بہت بڑا خنجر لے کر اس کے سر کے اوپر کھڑا ہے۔ وہ اس خنجر کو اس کی باچھوں، نتھنوں اور آنکھوں میں داخل کرتا ہے اور ان کو گدی تک پھاڑ دیتا ہے ۔ پھر وہ اس کی دوسری طرف جا کر یہی عمل دہرتا ہے اور اتنے میں اس کی پہلی طرف درست ہو جاتی ہے اور وہ یہی عمل مسلسل اس کے ساتھ دہرا رہا ہے۔آپ نے پوچھا: یہ بدبخت کون ہے، جس کا یہ حشر ہو رہا ہے؟ تو فرشتوں نے بتایا:

«فإنه الرجل يغذو من بيته فيكذب الكذبة تبلغ الآفاق»☆

''یہ وہ شخص ہے جو صبح گھر سے اُٹھتے ہی ایسا جھوٹ بولتا ہے جو پورے عالَم میں پھیل جاتا ہے۔''

صحیح بخاری کے الفاظ ہیں:

«فكذاب يحدث بالكذبة فتحمل عنه حتى تبلغ الأفاق، فيصنع به إلى يوم القيمة» (صحیح بخاری:۱۳۸۶)

☆الموسوعة الحديثية مسند أحمد :۲۰۰۹۴صحيح علىٰ شرط الشيخين

''یہ وہ جھوٹا شخص ہے جو ایسا جھوٹ بولتا ہے کہ وہ جھوٹ اس سے چلتا ہوا پوری کائنات میں پھیل جاتا ہے۔''

اس حدیث میں ان لوگوں کے لئے عبرت کا سامان ہے جو میڈیا اور اخبارات میں جھوٹی خبریں شائع کر کے دنیا میں پھیلاتے ہیں اور ان لوگوں کے لئے بھی جنہوں نے 'اپریل فول' کے نام پر ایک دن جھوٹ بولنے کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ جھوٹ بلاشبہ حرام ہے، خواہ ظرافتِ طبع کے لئے ہی بولا جائے۔ رسول اللہ ﷺ بھی اپنے صحابہؓ کے ساتھ مزاح کرتے تھے، لیکن آپ کا مزاح کبھی صدق وسچائی کی حدود سے باہر نہیں نکلا۔

⑳ قطع رحمی

❁ نبی ﷺ کا فرمان ہے کہ

«لا يدخل الجنة قاطع» (صحیح بخاری:۵۹۸۴)

''رشتہ داری کو توڑنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔''

㉖ پڑوسیوں کو ستانا

رسول اللہ نے فرمایا:

«والله لا يؤمن، والله لا يؤمن، والله لا يؤمن» قيل: ومن يا رسول الله؟ قال: الذي لا يأمن جاره بوائقه» (بخاری:۶۰۱۶)

''اللہ کی قسم! وہ شخص مؤمن نہیں ہے، اللہ قسم! وہ شخص مؤمن نہیں ہے، اللہ کی

قسم ! وہ شخص مؤمن نہیں ہے۔کسی نے کہا : اللہ کے رسول ﷺ ! کون شخص ؟ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص کہ اس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہ ہو۔''

❀ آپ ﷺ نے فرمایا:

«لا یدخل الجنة من لا یأمن جاره بوائقه» (صحیح مسلم:۱۷۰)

''وہ شخص جنت میں داخل نہ ہو سکے گا جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں ہے۔''

◉ امام نوویؒ نے لکھا ہے کہ

''البوائق سے مراد مکاریاں اور شرائر ہیں اور اس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کے ساتھ حسن سلوک روا رکھتا ہے، وہ اجر وثواب کا مستحق ہے اور سنتِ رسولؐ اور کتاب اللہ کی واضح نصوص اس پر گواہ ہیں☆۔''

❀ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ

''رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا :اے اللہ کے رسولؐ! فلاں عورت رات کو قیام کرتی ہے اور دن کو روزے رکھتی ہے، اور بکثرت صدقہ خیرات بھی کرتی ہے،لیکن زبان سے ہمسایوں کو تکلیف دیتی ہے۔تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «لا خیر فیها ، هي من أهل النار» ''اس میں کوئی خیر نہیں،وہ جہنمی ہے۔'' صحابہؓ نے عرض کی:اور فلاں عورت صرف فرضی نماز پڑھتی ہے اور بس

☆ المنہاج شرح مسلم از امام نوویؒ:۱/۲۰۷،طبع دار المؤید،الریاض

پنیر کے چند ٹکڑے صدقہ کرتی ہے، لیکن کسی کو تکلیف نہیں دیتی تو آپ ﷺ نے فرمایا: ((هي من أهل الجنة)) ''یہ خاتون جنتی ہے۔'' (الادب المفرد: ۱۱۹ 'صحیح')

۲۷ تکبر و سرکشی

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ﴾ (المؤمن: ۶۰)

''جو لوگ تکبر اور غرور میں آ کر میری عبادت سے منہ موڑتے ہیں ضرور وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔''

❁ اور فرمایا:

﴿فَأَمَّا مَنْ طَغٰى وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَأْوٰى﴾

''جس نے سرکشی کی راہ اختیار کی اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا تو یقیناً جہنم اس کا ٹھکانہ بنے گی۔'' (النزعت: ۳۷ تا ۳۹)

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''وہ شخص جنت میں داخل نہ ہوگا، جس کے دل میں ذرّہ برابر تکبر ہوگا۔'' پوچھا گیا: ''بلاشبہ آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اس کا کپڑا اچھا ہو، اس کے جوتے اچھے ہوں (تو کیا یہ بھی تکبر ہے؟)'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''بلا شبہ اللہ خوبصورت ہے اور خوبصورتی کو پسند کرتا ہے (لہٰذا یہ تکبر نہیں بلکہ) تکبر یہ ہے کہ آدمی حق

بات کوٹھکرا دے اور لوگوں کو حقیر سمجھے۔'' (صحیح مسلم:۲۶۲)

❀ بخاری و مسلم کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((ألا أخبركم بأهل الجنة؟ كل ضعيف متضعف، لو أقسم على الله لأبرّه، ألا أخبركم بأهل النار؟ كل عُتُلٍّ جوّاظ مستكبر)) (صحیح بخاری:۴۵۳۷......صحیح مسلم:۲۸۱۱)

''کیا میں تمہیں اہل جنت کے بارے میں نہ بتاؤں؟ سنو، ہر وہ ضعیف اور ناتواں شخص، اگر وہ اللہ پر قسم ڈال دے تو اللہ اس کو ضرور پورا کر دے (اس کے بعد فرمایا:) کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ جہنمی کون لوگ ہیں؟ سنو، ہر وہ شخص جہنمی ہے جو سخت خو، بدزبان اور متکبر و سرکش ہے۔''

⑳ بدخلقی، بدزبانی

❀ رسول اللہ ﷺ فرمایا:

((إن من أحبكم إليّ وأقربكم منّي مجلسًا يوم القيمة أحاسنكم أخلاقا، وإن أبغضكم إليّ وأبعدكم مني مجلسًا يوم القيمة: الثرثارون المتشدقون والمتفيهقون قالوا: يا رسول الله! قد علمنا الثرثارون والمتشدقون، فما المتفيهقون؟ قال: ((المتكبرون)) (صحیح ترمذی:۱۶۴۲)

''عمدہ اخلاق کا مالک انسان روزِ قیامت مجھے تم میں سب سے زیادہ محبوب

اور میرے سب سے زیادہ قریب ہوگا، لیکن بدخلق، بدزبان اور مُتَفَیْهِق انسان روزِ قیامت مجھ سے سب سے زیادہ دور اور میرے نزدیک سب سے زیادہ مبغوض ترین ہوگا۔'' صحابہؓ نے کہا: اے اللہ کے رسولؐ! ثرثارون اور متشدقون کا مفہوم تو ہم سمجھ گئے، لیکن المتفیھقون سے کیا مراد ہے؟ آپؐ نے فرمایا: اس سے مراد متکبر لوگ ہیں۔''

امام ترمذیؒ المتشدق کی تشریح میں فرماتے ہیں:

''ھو الذي یتطاول علی الناس في الکلام ویبدو علیھم''

''وہ شخص جو لوگوں پر زبان درازی اور بدزبانی کرتا ہے۔'' (ترمذی:۱۹۴۱)

❁ آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

«ألا اُخبرکم بمن یحرم علی النار، وبمن تحرم علیه النار: علی کل قریب ھیِّن سھل» (صحیح ترمذی از البانی:۲۰۲۲)

''کیا میں تمہیں ایسا شخص نہ بتاؤں جو جہنم کی آگ پر حرام ہے اور جہنم کی آگ اس پر حرام ہے، ہر وہ شخص جو اپنی خصائل حمیدہ کی وجہ سے ہر دل عزیز ہے اور نرم خو ہے۔''

ابن علاّن نے اس حدیث کا یہ مفہوم بیان کیا ہے کہ ''جہنم کی آگ ہر اس شخص پر حرام ہے جو اپنے حسن سلوک اور نرم خوئی کی بنا پر لوگوں کے قریب ہے۔'' (دلیل الفالحین)

㉙ حیوانات کو عذاب سے ہلاک کرنا

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ

«عرضت عليَّ النار فرأيت فيها إمرأة من بني إسرائيل تعذب في هرة لها ربطتها فلم تطعمها ولا تدعها تأكل من خشاش الأرض» (صحیح مسلم:۲۰۹۷)

''مجھے جہنم دکھائی گئی تو میں نے اس میں بنی اسرائیل کی ایک عورت کو دیکھا جو اپنی بلی کو اس طرح تکلیف دیتی تھی کہ اس نے اس بلی کو باندھ رکھا تھا۔ نہ تو اس کو کھانا کھلاتی تھی اور نہ ہی اسے چھوڑتی تھی اور پھر یہ ہوا کہ وہ بلی بھوک کی وجہ سے گیلی زمین چاٹتی ہوئی ہلاک ہوگئی۔''

㉚ وہ نیم برہنہ عورتیں جو لوگوں کو فتنہ میں مبتلا کرتی ہیں

❀ ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«صنفان من أهل النار لم أرهما؛ قوم معهم سياط كأذناب البقر يضربون بها الناس، ونساء كاسيات عاريات، مميلات مائلات، رؤوسهن كأسنمة البخت المائلة، لايدخلن الجنة ولا يجدن ريحها، وإن ريحها لتوجد من مسيرة كذا وكذا»

''جہنمیوں کی دو قسمیں میں نے ابھی تک نہیں دیکھی ہیں؛ ایک وہ قوم جن کے ہاتھ میں گایوں کے دموں کی طرح کوڑے ہوں گے اور وہ ان کے ساتھ

لوگوں کو ماریں گے ۔ دوسری وہ عورتیں جو کپڑے پہن کر بھی ننگی ہی رہیں اور دوسروں کو رجھائیں اور خود دوسروں پر رجھیں اور بختی اونٹوں کی طرح ناز سے گردن ٹیڑھی کر کے چلیں، وہ جنت میں ہرگز داخل نہ ہوں گی اور نہ اس کی خوشبو پائیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو دور دور تک محسوس کی جائے گی۔''

(صحیح مسلم:۱۲۳۳ء)

اس کا مظاہرہ آج ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں ۔ اس جدید دورِ جاہلیت میں عورت بازار کی سب سے ارزاں جنس بن کر رہ گئی ہے۔اس جدید دورِ جاہلیت نے اسے ایک شوپیس اور مردوں کی دل لگی کا سامان بنا دیا ہے، وہ نیکر پہنے ،سینہ کھول کر اب سڑکوں پر نکل آئی ہے اور اپنی اس عریانیت اور بیوٹی پالروں کی غلامی پر فخر کناں ہے۔ وہ انٹرنیشنل ایڈورٹائزنگ کمپنیوں کے ہاتھوں سر بازار رسوا رہی ہے ۔اس کے جسم عریاں پر تجارت کا بازار سجایا گیا، اور ابھی وہ آزادی اور تہذیبی ترقی کے فریب پر مزید ذلت ورسوائی کے لئے آواز بلند کررہی ہے۔ اب اسلامی ممالک میں یورپ کے وظیفہ خوار چیلے مسلم عورت کو بھی اس جہنم کے گڑھے میں دھکیلنے میں کامیاب ہوگئے ہیں، وہ وطن کے نام پر رقص کرتی اور آزادی کے نام پر گاتی اور ثقافت کے نام پر عریاں ہو کر کارزارِ حیات میں نکل آئی ہے ۔جہنمی عورت کا جو نقشہ رسول اللہ ﷺ نے بیان کیا تھا اس عورت میں یہ تمام علامات نمایاں نظر آتی ہیں۔

۳۱ زنا کاری

قرآنِ کریم نے زنا کاری اور غیر اخلاقی جنسی تعلق کو نہ صرف انتہائی فحش بلکہ ایک بہت بڑی خیانت ، استحصال اورمعاشرے کا ناسوراور انتہائی مہلک قرار دیا ہے اور روزِ قیامت ایسے لوگوں کے لئے سخت عذاب کی وعید سنائی ہے۔فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَالَّذِيْنَ لاَ يَدْعُوْنَ مَعَ اللهِ إِلـٰهًا اٰخَرَ وَلاَ يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللهُ إِلاَّ بِالْحَقِّ وَلاَ يَزْنُوْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ أَثَامًا يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيَخْلُدْ فِيْهِ مُهَانًا إِلاَّ مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا﴾ (الفرقان:۶۸،۶۹)

’’مؤمن وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور جس جان کو خدا نے قتل کرنے سے منع کیا ہے اس کو ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ زنا کرتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے گا ، وہ قیامت کے روز اپنی سزا بھگتے گا اور قیامت کے روز اس کو دوگنا عذاب ہوگا اور وہ اس میں ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار رہے گا۔‘‘

❀ اور رسول اللہ ﷺ نے تنور کی طرز پر ایک بہت بڑی سرنگ دیکھی جس کا منہ تنگ تھا اور نیچے والا حصہ کھلا اور وسیع تھا ، اس کے اندر آگ بھڑک رہی تھی جس میں برہنہ مرد اور عورتیں جل رہی تھیں۔ جب آگ شعلہ زن ہوتی تو وہ

لوگ اس سرنگ کے منہ تک آجاتے اور جب پیچھے سے آگ کا آلاؤ ہلکا ہوتا تو وہ پیچھے گر پڑتے ۔آپ نے فرشتوں سے ان کا حال پوچھا: تو انہوں نے کہا: یہ بدکار مرد اور بدکارہ عورتیں ہیں ۔ العیاذ باللہ (صحیح بخاری:۱۳۸۶)

۳۲ ہم جنس پرستی

سابقہ اُمتوں میں سے قومِ لوط کو اسی جرم کی پاداش میں ان کی بستیوں کو زمین سے آسمان پر لے جا کر اُلٹا کر کے پھینکا گیا اور اوپر سے پتھروں کی بارش کی گئی تھی اور اس سے بڑھ کر کوئی قوم عذاب سے دوچار نہیں ہوئی ۔افسوس کہ آج مغرب میں اس شرمناک حیا سوز اور غیر فطری عمل کو قانونی حیثیت حاصل ہوگئی ہے اور اس طرح عذابِ الٰہی کا راستہ ہموار کیا گیا ہے۔

❀ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((من وجدتموه يعمل عمل لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول به))

''اگر تم کسی کو قومِ لوط کا عمل کرتے ہوئے پاؤ تو فاعل اور مفعول دونوں کو قتل کرو۔'' (صحیح ترمذی:۱۱۷۷، صحیح الترغیب والترہیب:۲۴۲۲)

۳۳ یہ پسند کرنا کہ مؤمنوں میں بے حیائی پھیل جائے

فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ أَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لاَ تَعْلَمُوْنَ﴾

”جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان والوں میں بے حیائی کا فروغ ہو، وہ دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب سے دوچار ہوں گے، اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔“ (النور:19)

یہ کردار آج ہمارا پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا کھلے عام پیش کر رہا ہے، جہاں بالکل برہنہ اور نیم برہنہ تصاویر اور فلمی اشتہارات بے حیائی پھیلانے اور شہوت کی آگ بھڑکانے کا سامان کر رہے ہیں۔ میڈیا کے اربابِ بسط وکشاد اور اس میں کام کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کے مذکورہ فرمان پر غور کرنا چاہیے۔

(34) بلاوجہ مسلمانوں کے عیوب اور راز افشا کرنا

❀ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«یا معشر من آمن بلسانه، ولم یدخل الإیمان قلبه: لا تغتابوا المسلمین، ولا تتبعوا عوراتهم، فإنه من اتبع عوراتهم، یتبع الله عورته، ومن یتبع الله عورته یفضحه في بیته» (صحیح ابوداؤد:4083 'حسن')

”اے وہ جماعت جو صرف زبان سے ایمان لائی ہے اور ایمان ابھی اس کے قلب میں نہیں اُترا! اپنے مسلمان بھائیوں کی ایک دوسرے سے غیبت نہ کرو اور نہ ان کے عیوب کی جستجو کرو۔ جو کسی مسلمان کے عیوب کی ٹوہ لگاتا ہے، اللہ اس کے عیوب کو افشا کر دیتا ہے اور اسے اس کے گھر میں رسوا کر دیتا ہے۔“

۳۵ خودکشی

❁ ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

«من تردَّى من جبل فقتل نفسه فهو فى نار جهنم يتردّى فيه خالداً مخلداً فيها أبدا ومن تَحَسّى سُمًّا فقتله نفسه فَسُمُّه فى يده يتحسَّاه فى نار جهنم خالداً مخلداً فيها أبدا ومن قتل نفسه بحديدة فحديدته فى يده يَجَأُ بها فى بطنه فى نار جهنم خالداً مخلداً فيها أبدا» (صحیح بخاری:۵۷۷۸)

''جس نے پہاڑ سے گر کر اپنے آپ کو قتل کیا ہوگا تو اسے جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اسی سزا سے گزرنا پڑے گا اور جس نے اپنے آپ کو زہر سے ہلاک کیا ہوگا، تو زہر کا پیالہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ دوزخ کی آگ میں زہر پیتا رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو لوہے کے آلہ سے قتل کیا ہوگا تو لوہے کا وہی آلہ اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ جہنم کے اندر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اسی آلے کو پکڑ کر اپنے پیٹ میں مارے گا۔''

۳۶ کسی ذی روح کی تصویر بنانا

❁ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

«كل مصور في النار يجعل له بكل صورة صورها نفسا فيعذبه الله في جهنم» (صحیح مسلم:۵۵۰۶)

''جو شخص کوئی تصویر بناتا ہے، وہ روزِ قیامت زندہ کر کے اس کے سامنے لائی جائے گی اور اس کو مجبور کیا جائے گا کہ اس کے اندر روح پھونکے، مگر وہ پھونک نہ سکے گا۔''

افسوس کہ آج فنونِ لطیفہ اور کلچر کے نام پر ان حرام اُمور کا ارتکاب برسرِ عام ہورہا ہے اور بعض نام نہاد علما کی طرف سے اس کو جواز مہیا کیا جارہا ہے۔

۳۷ محارم الٰہی کا ارتکاب

❁ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«لأَعلَمنّ أقوامًا من أمتي يأتون يوم القيامة بحَسنات أمثال جبال تهامة بيضًا، فيجعلها الله عز وجل هباءً منثورا» قال ثوبان: يا رسول الله صِفْهُم لنا، جَلِّهم لنا، أن لا نكون منهم ونحن لا نعلم قال: أما إنهم إخوانكم، ومن جِلْدتكم، ويأخذون من الليل كما تأخذون، ولكنهم أقوام إذا خَلَوْا بمحارم الله انتهكوها» (صحیح ابن ماجہ: ۳۴۲۳)

''یقیناً میں اپنی امت کے ان لوگوں کو خوب جانتا ہوں جو روزِ قیامت اللہ کے دربار میں پیش ہوں گے اور ان کی نیکیاں 'تہامہ' کے پہاڑوں کی طرح صاف شفاف ہوں گی لیکن اللہ تعالیٰ ان سب کو غبار کی طرح اڑا دے گا۔ تو حضرت ثوبان نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! ہمیں وضاحت سے بتائیں کہ وہ کون

ہیں، کہیں وہ ہم ہی نہ ہوں اور ہمیں پتہ ہی نہ ہو؟ آپ نے فرمایا: وہ تمہارے ہی بھائی ہوں گے اور تمہاری طرح گوشت پوست کے بنے ہو گے اور وہ بھی تمہاری طرح راتوں کو شبِ زندہ دار ہوں گے، لیکن وہ ایسے لوگ ہوں گے، جب اللہ کی محارم کے ساتھ الگ ہوں گے تو ان کا ارتکاب کریں گے۔''

❁ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

«أتدرون ما المفلس؟» قالوا: المفلس فينا من لا درهم له ولا متاع، فقال: «إن المفلس من أمتي يأتي يوم القيامة بصلاة وصيام وزكاة، ويأتي قد شتم هذا وقذف هذا، فيُعطىٰ هذا من حسناته وهذا من حسناته، فإن فَنِيَتْ حسناتُه قبل أن يُقْضىٰ ما عليه أُخذ من خطاياهم فطُرحت عليه ثم طرح في النار» (صحیح مسلم: ۶۵۲۲)

''کیا تم جانتے ہو مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے عرض کیا: ہم میں سے مفلس وہ ہے جس کے پاس درہم و دینار ہیں، نہ دنیا کا ساز و سامان۔ تو آپؐ نے فرمایا: میری اُمت میں سے مفلس درحقیقت وہ ہے جو قیامت کے دن اپنی نمازوں، روزوں اور زکوٰۃ کو لے کر اللہ کے دربار میں پیش ہوگا۔ پھر ایک آدمی آئے گا، جس کو اس نے گالی گلوچ کیا ہوگا، کسی پر جھوٹ کی تہمت لگائی ہوگی، کسی کا مال کھایا ہوگا، کسی کا خون بہایا ہوگا، کسی کو زدوکوب کیا ہوگا تو اس کی نیکیاں لے کر ان تمام کو دے دی جائیں گی۔ پھر اگر اس کی زیادتیوں کا یہ قرض ادا

ہونے سے پہلے اس کی نیکیاں ختم ہو گئیں تو پھر ان لوگوں کے گناہ لے کر اس کے اوپر ڈالے جائیں گے اور آخر اس کو اٹھا کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔‘‘

نبی ﷺ کے ان فرامین سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ ہر وہ کام جس کو شریعت نے حرام اور ممنوع قرار دیا ہے، اس کا ارتکاب انسان کے لئے جہنم کا باعث بن سکتا ہے۔

باب چہارم

سلفِ صالحین کا جہنم سے خوف

اسلاف یہ جانتے تھے کہ اللہ اپنے بندوں کو جہنم سے خوف دلاتا ہے اور وہ پسند کرتا ہے کہ لوگ اللہ کی خشیت اختیار کریں ۔جہنم سے ڈرنے والا گویا اللہ کی محبت ورضا کا طلب گار رہوتا ہے۔ چنانچہ سلف کا جہنم سے خوف کا یہ عالم تھا کہ جب وہ قرآن کی کسی آیت میں جہنم یا قیامت کا تذکرہ سنتے تو اس طرح روتے گویا جہنم کی دھاڑ ان کے کانوں میں سنائی دے رہی ہے اور آخرت ان کی آنکھوں کے سامنے ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت انس ؓ سے حدیث ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا:

«والذي نفس محمد بيده، لو رأيتم ما رأيت، لضحكتم قليلاً وبكيتم كثيرًا» قالوا: وما رأيت يا رسول الله ؟ قال: «رأيت الجنة والنار» (صحیح مسلم؛۹۶۰)

’’اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! جو کچھ میں نے دیکھا ہے اگر تم دیکھ لو تو تم تھوڑا ہنسو اور بہت زیادہ روؤ۔صحابہ ؓ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ نے کیا دیکھا ہے؟ آپ نے فرمایا: میں نے جنت اور جہنم

دیکھی ہے۔“

ذیل میں ہم اسلاف کے چند ایسے ہی واقعات اور اقوال پیش کرتے ہیں کہ وہ جہنم کے خوف سے کس طرح لرزہ براندام رہتے تھے، شاید ہم ان کو پڑھ کر اپنے آپ کو جہنم سے بچانے کا سامان کرلیں۔

رسول اللہ ﷺ کا واقعہ

ابن مسعودؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا: عبداللہ مجھے قرآن پڑھ کر سناؤ تو میں نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بھلا میں آپ ﷺ کو قرآن سناؤں، آپؐ پر تو قرآن نازل ہوتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: میں یہ چاہتا ہوں کہ کسی دوسرے سے قرآن سنوں تو ابن مسعودؓ نے سورۃ النساء پڑھنا شروع کی۔ جب وہ اس آیت پر پہنچے: ﴿فَكَيْفَ إِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ أُمَّةٍ بِشَهِيْدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰؤُلَاءِ شَهِيْدًا﴾ (النساء:۴۱) ”کیا حال ہوگا جب ہم ہر اُمت سے ایک گواہ لائیں گے، پھر ان پر (اے نبیؐ) آپ کو گواہ بنائیں گے۔“ تو آپؐ نے فرمایا: بس کرو ابن مسعودؓ! ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ میں نے سر اُٹھایا تو دیکھا کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔

(صحیح بخاری:۴۵۸۲...... صحیح مسلم: ۸۰۰)

صحابہ کرامؓ کے واقعات

صحابہ کرام بھی جہنم کا تذکرہ سنتے تو زاروقطار رویا کرتے اور ہر وقت جہنم کے خوف سے لرزہ براندام رہتے۔ حضرت انس بن مالکؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اپنے صحابہؓ کے متعلق کوئی بات پہنچی تو آپ نے یہ خطاب فرمایا:

«عرضت عليَّ الجنة والنار فلم أر كاليوم في الخير والشر، ولو تعلمون ما أعلم لضحكتم قليلًا ولبكيتم كثيرًا » قال فما أتى علىٰ أصحاب رسول الله يوم أشد منه، قال: غطوا رؤوسهم ولهم حنين (صحیح مسلم:۲۰۷۲......صحیح بخاری:۴۶۲۱)

''آج جنت اور جہنم میرے سامنے پیش کی گئیں۔ میں نے بھلائی اور شر میں آج سے بڑھ کر کوئی دن نہیں دیکھا۔ جو کچھ میں جانتا ہوں، اگر تم بھی جان لو تو تم بہت کم ہنسو اور بہت زیادہ زیادہ روؤ۔'' انسؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ کے صحابہ نے سنا تو اپنے چہرے ڈھانپ لئے اور زاروقطار روئے اور ان پر اس سے زیادہ سخت دن نہیں آیا۔''

✵ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ

''اگر آسمان سے یہ ندا آئے، اے لوگو! ایک کے سوا تم سب جنت میں داخل ہو جاؤ گے تو مجھے خطرہ ہے کہ کہیں وہ ایک میں ہی نہ ہوں۔''

✵ حضرت عثمان بن عفانؓ سے مروی ہے کہ

''اگر میں جنت اور جہنم کے درمیان کھڑا ہوں اور مجھے معلوم نہ ہو کہ کون سی جگہ میرا ٹھکانہ بننے والی ہے تو میں یہ خواہش کروں گا کہ کاش! میں اس سے پہلے راکھ کا ایک ڈھیر ہو جاتا، قبل اس کے کہ مجھے معلوم ہوتا کہ میں جنت میں جاؤں گا یا جہنم میں۔''

✵ حضرت ابو ہریرہؓ بیمار تھے، ایک دن رونے لگے۔ کسی نے رونے کا سبب پوچھا تو کہا:

أما إني لا أبكی علیٰ دنیاکم هذه ولکن أبکی علیٰ بُعد سفري وقلة زادي وإنی أمسیتُ في صعود علیٰ جنة أو نار ، لا أدري إلى أیتهما یؤخذ بي (شرح السنۃ از بغوی:۱۴/۳۸۳)

''میں تمہاری اس دنیا کے غم میں نہیں روتا، میں تو اس بات پہ روتا ہوں کہ سفر بہت طویل ہے اور زادِ سفر بہت کم ہے اور میں جنت اور جہنم کی طرف محوِ پرواز ہوں، نہ معلوم کہ ان دونوں میں سے کہاں پکڑ لیا جاؤں۔''

✵ عبداللہ بن عمرؓ نے سورۃ المطفّفین کی تلاوت شروع کی اور جب پڑھتے پڑھتے ﴿یَوْمَ یَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾ ''اس دن کو یاد کرو جب لوگ کائنات کے رب کے سامنے کھڑے ہوں گے۔'' پر پہنچے تو زار و قطار رونے لگے اور اتنا روئے کہ بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ (الزھد از وکیعؒ بن جراح:۱/۲۵۳)

✵ حضرت حسن بصریؒ فرمایا کرتے تھے کہ

''جنت میں صرف وہی شخص داخل ہوگا جو اس کا اُمیدوار ہوا اور جہنم سے صرف وہی محفوظ رہے گا جو اس سے خوفزدہ ہوا۔''

ان کے متعلق آتا ہے کہ جہنم کے ڈر سے آنکھیں اشکبار رہتیں۔ کسی نے پوچھا: اتنا کیوں روتے ہو؟ تو فرمایا: أخاف أن یطرحني غدًا في النار ولا یبالي ''ڈرتا ہوں کہ کل روزِ قیامت ربّ مجھے جہنم میں ڈال دے گا اور کوئی پرواہ نہیں کرے گا۔'' (التخویف من النار؛ ص۲۳)

جہنم کے خوف نے سلف کی نیندیں اُڑا دیں

* چنانچہ اسد بن وداعہ کے بارے میں آتا ہے کہ

''جب وہ اپنے بستر پر لیٹتے تو ماہی بے آب کی طرح تڑپتے اور فرماتے: جہنم کی یاد مجھے سونے نہیں دیتی اور اُٹھ کر مصلیٰ پر کھڑے ہوجاتے۔''

* طاؤسؒ کے بارے میں آتا ہے کہ

''جب وہ اپنے بستر پر لیٹتے تو اس طرح کروٹیں بدلتے جس طرح دانہ کڑاہی میں اُچھلتا ہے۔ آخر بستر سے اٹھ جاتے اور بستر لپیٹ دیتے اور صبح تک قبلہ رو کھڑے رہتے اور فرماتے: جہنم کی یاد نے عابدوں کی نیند اُڑا دی ہے۔''

* ربیع بن خُثَیمؒ ساری ساری رات کھڑے ہو کر اللہ کی عبادت کرتے، بیٹی کہتی: ابا جان! آپ سوتے کیوں نہیں، حالانکہ سارے لوگ سو رہے ہیں؟

تو اللہ کا یہ بندہ جواب دیتا: بیٹی! جہنم کی آگ تیرے باپ کو سونے نہیں دیتی۔

ایسے ہی اہل اللہ کے بارے میں قرآن کہتا ہے:

﴿تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾ (السجدة:١٦)

''ان کے پہلو خواب گاہوں سے آشنا نہیں ہوتے، وہ جہنم کے خوف اور جنت کی اُمید پر اپنے ربّ کو یاد کرتے ہیں اور جو مال ہم نے ان کو عطا کیا ہے، اُس میں سے خرچ کرتے ہیں۔''

جہنم کے خوف نے سلف کی مسکراہٹ چھین لی

* بعض اسلاف کے بارے میں آتا ہے کہ جہنم کی یاد نے ان کی ہنسی بھلا دی تھی اور کبھی ان کے لب مسکراہٹ سے آشنا نہیں ہوئے۔ سعید بن جبیرؒ سے پوچھا گیا کہ ہم نے سنا ہے کہ آپ کبھی ہنستے نہیں ہیں؟ تو فرمایا: لوگو! میں کیونکر ہنسوں جبکہ جہنم بھڑکائی جا چکی ہے اور آگ کی بیڑیاں ایک دوسرے سے پیوست کی جا چکی ہیں اور جہنم کے داروغے تیار کھڑے ہیں۔

* بعض اسلاف کے متعلق آتا ہے کہ وہ دنیا کی آگ کو دیکھتے تو اضطراب وکرب کی کیفیت سے ان کی حالت غیر ہو جاتی۔ چنانچہ عطا خراسانی سے مروی ہے کہ اویس قرنیؒ کبھی لوہاروں کی دکان سے گزرتے تو کھڑے

ہو کر دیکھتے کہ وہ بھٹی کس طرح پھونکتے ہیں اور جب انہیں آگ کے شعلوں کی آواز سنائی دیتی تو چیخ مارتے اور بے ہوش ہو کر گر جاتے۔

✴ حسن بصریؒ فرماتے ہیں: ''کبھی حضرت عمرؓ کے لئے آگ جلائی جاتی تو اپنے ہاتھ آگ کے قریب کرتے اور فرماتے: اے خطاب کے بیٹے! کیا تو اس آگ پر صبر کر سکتا ہے؟''

✴ علی بن فضیلؒ ایک دن حضرت سفیان بن عیینہؒ کے پاس بیٹھے تھے کہ انہوں نے ایک حدیث بیان کی جس میں جہنم کا تذکرہ تھا۔ علی بن فضیل کے ہاتھ میں کاغذ کا ایک بنڈل تھا۔ جب انہوں نے یہ حدیث سنی تو زور سے چیخ ماری اور بے ہوش ہو کر گر گئے اور کاغذ کا بنڈل زمین پر گر پڑا۔ حضرت سفیانؒ نے دیکھا تو فرمایا: اگر مجھے آپ کی موجودگی کا علم ہوتا تو میں یہ حدیث بیان نہ کرتا۔

جہنم کے خوف نے بعض سلف کو بستر مرگ پر پہنچا دیا

بعض سلف کے متعلق مروی ہے کہ جہنم کے خوف نے انہیں بیماری میں مبتلا کر دیا اور بعض اسی بیماری کی وجہ سے چل بسے۔

✴ حضرت عمرؓ بن خطاب کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے رات کے وقت ایک آدمی کو تہجد میں سورۃ طور کی تلاوت کرتے سنا، جب وہ اس آیت

پر پہنچا: ﴿إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ مَا لَهٗ مِنْ دَافِعٍ﴾ حضرت عمرؓ نے سنا تو فرمایا: ربّ ِکعبہ کی قسم! جہنم کا عذاب برحق ہے۔ پھر گھر واپس آ گئے اور ایک ماہ تک بیمار پڑے رہے، لوگ عیادت کرنے آتے تھے اور معلوم نہیں تھا کہ حضرت عمرؓ کو کیا بیماری ہے؟

✷ بیان کیا جاتا ہے کہ علی بن فضیل نے قرآن مجید کی یہ آیت سنی:

﴿وَلَوْ تَرٰىٓ إِذْ وُقِفُوْا عَلَى النَّارِ فَقَالُوْا يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبُ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الانعام:۲۷)

''کاش تم اس قت کی حالت دیکھ سکتے، جب وہ دوزخ کے کنارے کھڑے کئے جائیں گے، اس وقت وہ کہیں گے کاش! کوئی صورت ایسی ہو کہ ہم دنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں۔''

اور ان پر جہنم کا خوف اس قدر طاری ہوا کہ اس خوف نے انکی جان لے لی۔ لیکن آج ہمارے سینوں میں دل نہیں، بلکہ پتھروں کی سلیں ہیں جن پر قرآن کی آیات اثر انداز نہیں ہوتیں۔

جہنم سے ڈرنے کے بارے شریعت کا تقاضا کیا ہے؟

ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ

''جہنم سے صرف اسی قدر ڈرنا واجب ہے کہ اس سے انسان کے اندر فرائض

کو بجالانے اور محارم سے اجتناب کا داعیہ پیدا ہو جائے۔ اگر جہنم کا خوف کچھ اور بڑھ جائے اور انسان اپنے انگ انگ پر اللہ اور اس کی اطاعت کو نافذ کرلے، مستحبات پر عمل کرے، مکروہات سے بچے اور رخصت کی بجائے عزیمت پر عمل کرے تو جہنم کا یہ خوف اور بھی لائق تحسین ہے۔ لیکن اگر یہ خوف مزید بڑھ کر زندگی کا روگ بن جائے اور آخر انسان کو موت کے منہ تک پہنچا دے کہ انسان اللہ کے فرائض کی ادائیگی سے بھی عاجز آ جائے تو ایسا خوف قابل تحسین نہیں ہوسکتا۔''

یہ حقیقت ہے کہ اللہ کا خوف، دلوں میں اس کی ہیبت اور عظمت پیدا کرنے کے لئے شریعت کا مقصودِ اول ہے، تاکہ انسان مستحبات کو انجام دے کر اور مکروہات سے بچ کر اللہ کا تقرب حاصل کرلے، لیکن اگر انسان اس خوف کو بڑھا کر زندگی کا روگ بنا لے کہ یہ خوف فرائض و مستحبات کی انجام دہی اور حرمات و مکروہات سے اجتناب کے سامنے رکاوٹ بن جائے تو اصل مقصود ہی فوت ہوجائے گا۔ البتہ اگر جہنم کا خوف انسان پر غالب آ جاتا ہے تو اس صورت میں انسان معذور ہے۔ اسلاف کا حال کچھ ایسا ہی تھا کہ جہنم کا خوف ان کے دلوں پر غالب آ گیا تھا۔

باب پنجم

وادیٔ جہنم سے بچنے کا راستہ

ہولناک جہنم، تھوہر اور خاردار کھانا، جہنم کا کھولتا ہوا پانی اور اہل جہنم کی پیپ، بیڑیوں اور طوقوں کی جھنکار کا تذکرہ آپ نے پڑھ لیا کہ وہ آگ کس طرح چہروں کو سیاہ اور کھالوں کو اُدھیڑ دے گی۔ انتڑیوں کو باہر نکال دے گی اور دلوں کے اندر تک پہنچ جائے گی۔ اس کو پڑھ کر ہر وہ شخص جو روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہے، وہ اپنے کو اور اپنے گردو پیش کے لوگوں کو جہنم کی اس ہیبت ناک وادی سے بچانے کی ضرور فکر کرے گا۔ اس کے دن اور رات اسی غم میں گزریں گے کہ وہ کسی طرح خود کو اور کم از کم اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچا لے کیونکہ یہی درحقیقت اصل کامیابی ہے:

﴿فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُوْرِ﴾ (آل عمران:۱۸۵)

”کامیاب دراصل وہ شخص ہے جو آتش دوزخ سے بچ گیا اور جنت میں داخل کردیا گیا۔ رہی یہ دنیا تو یہ محض دھوکہ کا سامان ہے۔“

لیکن نجات اور کامیابی کا یہ راستہ کٹھن اور خاردار ہے۔ ہمیشہ کی کامرانی اور

دائمی لذتوں کے حصول کے لئے مصائب اور کلفتوں کی دشوار گزار گھاٹیوں کو پاٹنا ہوگا اور اس کے بعد نعمتوں اور لذتوں کے ایسے سامان ہوں گے کہ کسی آنکھ نے ان کا مشاہدہ نہیں کیا ہوگا، کسی کان نے ان کے متعلق کبھی سنا نہیں ہوگا اور کسی دل میں اس کا تصور بھی پیدا نہیں ہوا ہوگا۔

رہا جہنم کا راستہ تو وہ بظاہر بڑا پُر فریب، خوبصورت اس کے چہار سو پھولوں کی باڑ، بڑا سہل لیکن دراصل وہ شقاوت و بدبختی کی ایسی وادی کی طرف لے جانے والا ہے جس کی ہولنا کی کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

اب تجھے اختیار ہے اے انسان کہ تو جنت کے سیدھے مگر قدم قدم پر دشوار گزار راستہ پر چل کر اپنے لئے ہمیشہ کی خوش بختی اور سرخروئی کا سامان کر لے یا پھر جہنم کے پر پیچ، چہار سو عارضی لذتوں میں گھرے ہوئے راستہ پر چل کر چند دن کی عارضی لذت کوشی، لیکن انجام کار ہمیشہ کی ذلت و رسوائی اور دلفگار عذاب کے لئے تیار ہو جائے۔ صحیح بخاری میں فرمانِ رسول ﷺ ہے:

«حُفَّتِ الجنة بالمكاره وحفت النار بالشهوات» (رقم ٦٤٨٧)

ایک طرف آگ کی طرف پکارنے والا کھڑا ہے، جس کے پاس دنیا کی لذتوں کے مختلف سامان ہیں جو پکار رہا ہے:

لوگو! آؤ یہ راستہ بہت آسان ہے، حرام و حلال کی کوئی تمیز نہیں۔ یہ سود، زنا کاری، برہنہ فلمیں، گندے ڈائجسٹ، الغرض شہوت رانی کے مختلف سامان

ہیں جس طرح دل چاہے، اپنے پیٹ اور شہوت کی آگ بجھالو۔ چھوڑ موت، قبر اور آخرت کی فکر۔اور یہ پکارنے والا کون؟ شیطانِ لعین،جس کو قرآن انسانیت کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے:

﴿إِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا﴾ (الفاطر:٦)

''یقیناً شیطان تمہارا دشمن ہے، اپنے جسم کی تمام توانائیوں کومجتمع کر کے اپنے دشمن کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔''

اور یہ دشمن ہر وقت گھات لگائے بیٹھا ہے۔اُس نے کہا تھا:

﴿ثُمَّ لَاٰتِيَنَّهُمْ مِنْ بَيْنِ أَيْدِيْهِمْ وَمِنْ خَلْفِهِمْ وَعَنْ أَيْمَانِهِمْ وَعَنْ شَمَآئِلِهِمْ وَلَا تَجِدُ أَكْثَرَهُمْ شٰكِرِيْنَ﴾ (الاعراف:١٧)

''میں سیدھی راہ سے بھٹکانے کے لئے بنی آدم کی تاک میں بیٹھوں گا، پھر سامنے سے، پیچھے سے، دہنے سے، بائیں سے (غرض کہ ہر طرف سے) ان پر وار کروں گا اور تو ان میں سے بہتوں کو شکر گزار نہیں پائے گا۔''

اور شیطان نے اللہ تعالیٰ کی عزت کی قسم اُٹھا کر کہا تھا:

﴿فَبِعِزَّتِكَ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴾

'' تیری عزت کی قسم! میں ان تمام کو گمراہ کر دوں اور سوائے تیرے مخلص بندوں کے کوئی اس گمراہی سے بچ نہ سکے گا۔'' (صٓ:٨٢،٨٣)

اور اس نے کہا تھا:

﴿لَأَحْتَنِكَنَّ ذُرِّيَّتَهُ إِلَّا قَلِيلًا﴾ (الاسراء:۶۲)

''میں اولادِ آدم کا گلا اس انداز سے گھونٹ دوں گا کہ تیرے ماننے والے کم اور میرے ماننے والے زیادہ ہوں گے۔''

دوسری طرف جنت کی طرف بلانے والا کھڑا ہے۔جس کے پاس رضا الٰہی اور اُخروی لذتوں کے مختلف سامان ہیں۔ جو پکار پکار کر کہہ رہا ہے:

اے کائنات کے لوگو! اپنی خواہشاتِ نفس کو اللہ کی مرضی کے تابع کردو۔ اس کی نعمتوں کو کام میں لاؤ،لیکن اس طرح جس طرح تمہارا خالق چاہتا ہے۔ جسمانی لذت کوشیوں کے ساتھ ساتھ روح کی لذت کا بھی سامان کرو۔

اے نیند کی وادی میں مدہوش! اُٹھ کہ اب وقتِ نماز ہے! اے طرح طرح کے کھانوں سے لذت کام و دہن کرنے والے! کبھی روزہ بھی رکھ لیا کر! ...... اے نرم و نازک بستروں پر آرام کرنے والے اُٹھ اور بزمِ جہاں میں اللہ کی اطاعت اور جہاد کا اعلان کر! ...... یہ چند دن کی مشقتیں پھر ہمیشہ ہمیشہ کی سعادت وخوش بختی اور ایسی نعمتیں کہ تیرے تصور سے باہر۔اب تو خدا کی مرضی پر چل، پھر خدا تیری ہر مرضی کو پورا کرے گا:

﴿وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ﴾

''وہاں جو کچھ تم چاہوگے ملے گا اور ہر چیز جس کی تم تمنا کروگے، وہ تمہاری ہوگی۔'' (حم السجدۃ:۳۱)

﴿فَأَمَّا مَنْ طَغٰى وَآثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا فَإِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاوٰى وَأَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَإِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاوٰى﴾ (النازعات:۳۷تا۴۱)

''جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو آخرت پر ترجیح دی۔ دوزخ ہی اس کا ٹھکانہ ہوگا اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈر گیا اور نفس کو بری خواہشات سے باز رکھا، جنت اس کا ٹھکانہ ہوگی۔''

اے انسان ! اب تجھے اختیار ہے کہ تو اپنی خواہشات کی مہار کھلی چھوڑ کر معاصی ومنکرات سے اپنے جذبات کی تسکین کرتا اور اللہ کی حدوں کو پامال کرکے ہلاکت وتباہی کے دروازوں پر دستک دیتا ہے، یا پھر اللہ کی شریعت اور اس کے اوامر کا التزام کرکے اپنے لئے جنتوں کا دروازہ کھولتا ہے۔

اور جنت کی طرف جانے والا راستہ رسول اللہ ﷺ نے چودہ سو سال پہلے واضح کر دیا جب آپؐ نے فرمایا تھا کہ میری امت ۷۳ فرقوں میں بٹے گی، سوائے ایک کے سب جہنم میں جائیں تو صحابہؓ نے پوچھا تھا: وہ کون ہیں، اے اللہ کے رسولؐ! تو آپ ﷺ نے فرمایا:

«ما أنا عليه وأصحابي» (صحیح ترمذی:۲۱۲۸)

''وہ راستہ جس پر آج میں اور میرے صحابہ گامزن ہیں۔''

اور جب اُمت اپنے گناہوں اور بداعمالیوں کے باعث فتنوں اور مصائب

میں گھر جائے گی تو ان سے نکلنے کا راستہ بھی پیغمبر ﷺ نے یہی بتایا تھا کہ اس وقت تم امر اوّل کی طرف لوٹ جانا۔اور امر اوّل سے مراد یقیناً رسول اللہ اور سابقون اوّلون صحابہ کرامؓ کا راستہ ہے۔یہ راستہ آج بھی اسی طرح صاف شفاف ہے، لیکن اس راستہ پر سیدھا چلنا اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جب علم صحیح کا چراغ ہاتھ میں ہوگا۔اور اس علم صحیح کا سر چشمہ قرآن وسنت اور صحابہ کرامؓ کی طرزِ زندگی ہے۔جہنم کے راستوں سے بچنا اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک ہم اس سرچشمہ سے سیراب ہوکر اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھال نہیں لیتے۔

حضرت عرباض بن ساریہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد وعظ فرمایا، وعظ اس قدر بلیغ اور اثر انگیز تھا کہ آنکھیں اشکبار ہوگئیں اور دلوں پر لرزہ طاری ہوگیا، یوں محسوس ہوتا تھا کہ شائد یہ آپ ﷺ کا آخری خطاب ہو اور اس کے بعد آپ ﷺ ہمیں چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہو جائیں گے۔ایک آدمی نے اُٹھ کر کہا: اے اللہ کے رسول! آپ ہم سے کیا چاہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

«أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن عبد حبشي فإنه من يعش منكم يرىٰ اختلافًا كثيرًا وإياكم ومحدثات الأمور فإنها ضلالة فمن أدرك ذلك منكم فعليه بسنتي وسنة

الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ»

”میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ ہمیشہ اللہ سے ڈرتے رہنا اور اطاعت وفرمانبرداری اختیار کرنا ،خواہ کوئی حبشی غلام تمہارا حکمران ہو۔ جو شخص تم میں سے زندہ رہا، وہ بہت زیادہ اختلافات دیکھے گا۔ دیکھو! بدعات وخرافات سے بچنا، بلاشبہ یہ گمراہی ہے ۔پس تم میں سے جو شخص اختلاف وانتشار کے اس دور کو پالے تو اسے چاہیے کہ وہ میرے اور خلفا راشدین کی سنت کو نہایت مضبوطی سے تھام لے۔“ (صحیح ترمذی؛۲۱۵۷)

وما علينا إلا البلاغ

اس کے ساتھ ہماری دوسری کتاب

جنت کی راہیں ؛ ۱۷۵سے زائد راستے

کا مطالعہ کریں

اس ضمن میں امام مالک کا واقعہ نہایت سبق آموز ہے۔ ایک شخص بعض شرعی مسائل دریافت کرنے کے لئے ہزاروں میل کا دور دراز سفر کرنے کے بعد مدینہ کے اس عظیم عالم کے پاس مدینہ منورہ میں حاضر ہوتا ہے، اس نے چالیس سوالات امام مالک کے سامنے رکھے اوران کا جواب پوچھا۔ امام مالک رحمہ اللہ نے ان میں سے صرف تین سوالات کا جواب دیا اور باقی کے بارے میں کہہ دیا، واللہ اعلم، میں نہیں جانتا۔ وہ شخص بڑا حیران اور متعجب ہوا اور کہا: میں اپنی سینکڑوں سواریاں ہلاک کر کے ہزاروں میل کا سفر کر کے آیا ہوں اور آپ مجھے صرف تین سوالات کا جواب دے رہے ہیں۔ امام مالک نے یہ سن کر فرمایا: جاؤ مدینہ کی گلیوں میں جا کر یہ اعلان کر دو کہ مالک بن انس رحمہ اللہ کو چالیس سوالوں میں سے صرف تین کا جواب آیا ہے۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اپنی مرضی سے جواب دے کر اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالوں۔

J-99 ماڈل ٹاؤن لاہور 54700
فون: 5866396,5866476,5839404